
Lal

بعون صناع مکین مکان فضل خلاق زمین و زمان

از تصنیف

عاصی ہیچمداں اعنی لعل محمد المتخلص بہ لعل موسوم بہ

دیوانِ لعل

معروف

بہ دریائے قدرت

ناشر

کمرشیل بک ڈپو چار مینار حیدرآباد دکن

مطبوعہ فیض مشین پریس فائن آرٹ لیتھو گرافر کوچہ نسیم مچھلی کمان حیدرآباد دکن

قیمت عصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ

وصف کس منہ سے کرے بندۂ ادنا تیرا
نام رحمٰن و رحیم ہے مرے مولا تیرا

عینیت جسکو نہیں دیکھے تجھے کس رو سے
ذرہ ذرہ میں عیاں رہتا ہے جلوہ تیرا

خلوت خاص خدا کہتے ہیں عرش اعظم
لیکن ہر خانۂ دل میں ہے ٹھکانا تیرا

کن میں کونین ہویدا ہوئے احمدؐ کے طفیل
کیوں نہ ہر کوئی رہے والہ و شیدا تیرا

دیدہ یہ دید کہ قابل نہیں میرا لیکن
اپنے الطاف سے کروا دے نظارا تیرا

وہی پاتا ہے تجھے جس نے خودی کھوتا ہے
نہیں پاتے ہیں پتہ عاقل و دانا تیرا

آب و گل میں کیا گل اپنی خدائی کا ظہور
کچھ عجب کھیل کا دیکھا ہے تماشا تیرا

اک تجلی سے ہوئے حضرت موسیٰ بیہوش
اُمت ختم رسل کی ہے نظارا تیرا

اپنے محبوب کے صدقہ سے خداوند کریم
لعل عاجز کو بنا والۂ شیدا تیرا

قصیدہ

درود پڑھے تو محل پائے لعل موتی کا
اگر سنے تو محل پائے لعل موتی کا

یہ وہ عبادت اعلیٰ ہے افضل و اکمل
پڑھے سنے تو محل پائے لعل موتی کا

درود احمد مرسل کی شوق الفت میں
فنا ہوئے تو محل پائے لعل موتی کا

درود پاک وہ میوہ ہے کیا کہوں منہ سے
مزا ملے تو محل پائے لعل موتی کا

جگر میں جان میں سینہ میں پہلو میں دل میں
درود لکھے تو محل پائے لعل موتی کا

درود پاک کی صورت کو اپنی آنکھوں سے
کبھی تکے تو محل پائے لعل موتی کا

درود پاک کی اُلفت میں خانۂ دل سے
دھواں اٹھے تو محل پائے لعل موتی کا

درود وہ در مکنوں ہے. بحر قدرت کا
اگر ملے تو محل پائے لعل موتی کا

اے لعلؔ شوق محبت درود احمد میں
اگر مرے تو محل پائے لعل موتی کا

قصیدہ

ہو پیش نظر چہرہ رسول عربی کا
ہر آن رہے سامنا اُس مطلبی کا

کھینچے جو کمربند سے نکل آگیا پٹکا
کچھ بھید تھا احمدؐ میں وہ نازک بدنی کا

اک پل میں لٹا ڈالا جو گنجینۂ قدرت
کیونکر ہو بیاں مجھ سے بھلا ایسے سخی کا

بت کعبہ کے تھرا کے گرے. بید کے مانند
آمد کا ہوا شور جو اُمّی لقبی کا

بخشانے کو محشر میں گنہگار و نکو حق سے
ہمسر نہ کوئی ہوئے گا عالی نصبی کا

وا ہو گئے منہ غنچوں کے صلی علیٰ کہکر
گلشن میں جو پھیرا ہوا وہ سرو سہی کا

مقنع کو اُٹھا میم کے احمد کو جو دیکھیں
تب ہو گا عیاں حال وہ مکّی مدنی کا

کیوں خود بخود دل ہو نہ مدینہ پہ تصدق
خالق نے کیا ملجا و ماویٰ ہے سبھی کا

قربان کرے لعلؔ حزیں جان و جگر کو
دکھ جائے اگر چہرہ رسول عربی کا

قصیدہ

من موہن پیاری میرے احمدؐ صورت اپنی بتلا دینا
مین صدقے کرونگا جان و جگر تم اپنے قدم دکھلا دینا

ہستی سے عدم کو جانا ہے عصیاں کا سر پہ بار گراں
کیونکر یہ کٹے منزل مولا تمھیں سہل مجھے پہنچا دینا

جز وصل تمھارے یا احمدؐ دل چین نہین پاتا ہے مرا
یکبار کبھی تو بہر خدا مکھڑا اپنا دکھلا دینا

از فضل و کرم للہ احمدؐ مرتیکے وقت اتنا کیجو
بہ جان حزیں کو نام خدا تم اپنی صدا سنوا دینا

اے جان جہاں محبوب خدا یکبار مجھے تم بہر خدا
دکھلا کے مجھے صورت اپنی تم اپنا دیوانہ بنا دینا

دکھ جائے اگر مجھکو احمدؐ قدموں سے لپٹ کر بولونگا
صدمہ نہ سہونگا فرقت کا مانڈ مین مجھے ملوا دینا

ہے آرزو دل کی صبح و مسا بلوا کے مدینہ میں للہ
اس لعل حزیں کو بہر خدا تھوڑی سی وہانکی جگہ دینا

قصیدہ

کالی کملی والا مورا احمدؐ پیارا سانوریا
دکھا کے سب کو چندر مکھڑا دل میں چھپایا سانوریا

اوڑھ کملیا باٹ نگر میں جو کے باجے بانسریا
بے رنگ ہو کے رنگ دکھایا اپنا سہانا سانوریا

نور کا جوڑا تن پہ سجایا فخر کا سر پہ تاج رکھا
سرمہ لگا کے اپنے نین میں بنا بن آیا سانوریا

دولہہ بن کر احمدؐ پیارا خالق کا مہمان ہوا
لا کے مکان میں الا اللہ کا رنگ مچایا سانوریا

بھیس بدل کر جگ میں آیا دیکھا تماشہ قدرت کا
نام بتایا خلقت کو سب احمدؐ پیارا سانوریا

ہجر میں تورے جان بلب ہوں اب کوئی دم کا ہوں مہمان
دلبر خدا را چندر مکھڑا آ کے بتانا سانوریا

بار گناہ سے سر دھنتا ہوں راہ عدم کیوں کر کاٹوں
تم بن ہوئے کون ہے مجھکو اپنا بنانا سانوریا

نقد عمل سب اپنا کھو کر پیش خدا کیونکر جاؤں
تم ہو مورے لاج رکھیاں لاج نبھانا سانوریا

ہجر میں تیرے ہند میں ہر دم لعل حزیں ہے بس نالاں
دکھا کے اوس کو روضہ اپنا جلوہ دیکھانا سانوریا

قصیدہ

کہوں کیا مرتبہ خواجہ حسن کا
علے ہیں رہنما خواجہ حسن کا

قصیدہ

درود پڑھے تو محل پائے لعل موتی کا ۔ اگر سنے تو محل پائے لعل موتی کا
یہ وہ عبادت اعلیٰ ہے افضل و اکمل ۔ پڑھے سنے تو محل پائے لعل موتی کا
درود احمدؐ مرسل کی شوق الفت میں ۔ فنا ہوئے تو محل پائے لعل موتی کا
درود پاک وہ میوہ ہے کیا کہوں منہ سے ۔ مزا ملے تو محل پائے لعل موتی کا
جگر میں جان میں سینہ میں پہلو میں دل میں ۔ درود لکھے تو محل پائے لعل موتی کا
درود پاک کی صورت کو اپنی آنکھوں سے ۔ کبھی تکے تو محل پائے لعل موتی کا
درود پاک کی اُلفت میں خانۂ دل سے ۔ دھواں اٹھے تو محل پائے لعل موتی کا
درود وہ در مکنوں ہے بحر قدرت کا ۔ اگر ملے تو محل پائے لعل موتی کا
اے لعل شوق محبت درود احمد میں ۔ اگر مرے تو محل پائے لعل موتی کا

قصیدہ

ہو پیش نظر چہرہ رسول عربی کا ۔ ہر آن رہے سامنا اُس مطلبی کا
کھینچے جو کمر بند سے نکل آگیا پٹکا ۔ کچھ بھید تھا احمدؐ میں وہ نازک بدنی کا
اک پل میں لٹا ڈالا جو گنجینۂ قدرت ۔ کیونکر ہو بیاں مجھ سے بھلا ایسے سخی کا
بت کعبہ کے تھرا کے گرے بید کے مانند ۔ آمد کا ہوا شور جو اُمّی لقبی کا
بخشانے کو محشر میں گنہگار و نکو حق سے ۔ ہمسر کوئی ہووے گا عالی نصبی کا
وا ہو گئے منہ غنچوں کے صلی علیٰ کہکر ۔ گلشن میں جو پھیرا ہوا وہ سرو سہی کا
مقنع کو اُٹھا میم کے احمد کو جو دیکھیں ۔ تب ہوگا عیاں حال وہ مکی مدنی کا
کیوں خود بخود دل ہو نہ مدینہ پہ تصدق ۔ خالق نے کیا ملجا و ماوی ہے سبھی کا
قربان کرے لعل حزیں جان و جگر کو ۔ دکھ جائے اگر چہرہ رسول عربی کا

قصیدہ

من موہن پیاری میرے احمد صورت اپنی بتلا دینا
میں صدقہ کرونگا جان و جگر تم اپنے قدم دکھلا دینا

ہستی سے عدم کو جانا ہے عصیاں کا سر پہ بار گراں
کیونکر یہ کٹے منزل مولا تمھیں سہل مجھے پہنچا دینا

جز وصل تمھارے یا احمدؐ دل چین نہیں پاتا ہے مرا
یکبار کبھی تو بہر خدا مکھڑا اپنا دکھلا دینا

از فضل و کرم للہ احمدؐ مر نیکے وقت اتنا کیجو
بہ جان حزیں کو نام خدا تم اپنی صدا سنوا دینا

اے جان جہاں محبوب خدا یکبار مجھے تم بہر خدا
دکھلا کے مجھے صورت اپنی تم اپنا دیوانہ بنا دینا

دکھ جائے اگر مجھکو احمدؐ قدموں سے لپٹ کر بولونگا
صدمہ نہ سہونگا فرقت کا ماٹی میں مجھے ملوا دینا

ہے آرزو دل کی صبح و مسا بلوا کے مدینہ میں للہ
اس لعل حزیں کو بہر خدا تھوڑی سی وہاں کی جگہ دینا

قصیدہ

کالی کملی والا مورا احمدؐ پیارا سانوریا
دکھا کے سب کو چندر مکھڑا دل میں چھپایا سانوریا

اوڑھ کملیا باٹ نگر میں جو کے باجے بانسریا
بے رنگ ہو کے رنگ دکھایا اپنا سُہانا سانوریا

نور کا جوڑا تن پہ سجایا فخر کا سر پہ تاج رکھا
سُرمہ لگا کے اپنے نین میں بنا بن آیا سانوریا

دولہہ بن کر احمدؐ پیارا خالق کا مہمان ہوا
لا کے مکان میں اِلّا اللہ کا رنگ مچایا سانوریا

بھیس بدل کر جگ میں آیا دیکھا تماشہ قدرت کا
نام بتایا خلقت کو سب احمدؐ پیارا سانوریا

ہجر میں تورے جان بلب ہوں اب کوئی دم کا ہوں مہمان
دلبر خدارا چندر مکھڑا آ کے بتانا سانوریا

بار گناہ سے سر دھنتا ہوں راہ عدم کیوں کر کاٹوں
تم بن ہوئے کون ہے مجھکو اپنا بنانا سانوریا

نقد عمل سب اپنا کھو کر پیش خدا کیونکر جاؤں
تم ہو مورے لاج رکھیاں لاج نبھانا سانوریا

ہجر میں تیرے ہند میں ہر دم لعل حزیں ہے بس نالاں
دکھا کے اوس کو روضہ اپنا جلوہ دیکھانا سانوریا

قصیدہ

کہوں کیا مرتبہ خواجہ حسن کا
علے ہیں رہنما خواجہ حسن کا

طریقے چار ہیں پیران حق کے	ہے سب کو واسطہ خواجہ حسن کا
حسن بصری لقب انکا ہے مشہور	کہوں کیا عز و جاہ خواجہ حسن کا
کیا حاصل جو عشق مصطفےٰ کو	نتیجہ یہ ہوا خواجہ حسن کا
حلب روم و عرب شام و عجم میں	ہراک جا ہے گدا خواجہ حسن کا
کہوں صاحب نہ کیوں اپنا میں انکو	علے مولا ہوا خواجہ حسن کا
سدا تھی رویت حق اُن کو حاصل	قلب تھا پرضیا خواجہ حسن کا
خدائی میں خدا کے جو ولی ہوں	وہ ہے دل سے گدا خواجہ حسن کا
ثنا اُن کی کرے کیا لعل عاجز	ہراک گویا ہوا خواجہ حسن کا

قصیدہ

چمن میں ہے گُل بدن ہمارا	ہے گُل میں گل نسترن ہمارا
بسا بصیرت میں جب سے دل بر	ہے رنگِ گل پیرہن ہمارا
مقامِ عشقِ محمدی میں	رہے نہ باقی یہ تن ہمارا
غرض کیا دیر و حرم سے ہم کو	نظر میں ہے بُت شکن ہمارا
نبیؐ کے در پر تصدّق کر کے	پھیکا دو صحرا میں تن ہمارا
کبھی تو یارب نبیؐ کے در پر	فدا ہو بس جان و تن ہمارا
رسولِ اکرم کی بارگاہ میں	قبول ہو یہ سخن ہمارا
کے لعل لب پر تمہارے احمد	فدا ہو لعلِ یمن ہمارا

قصیدہ

یاد خدا کی کرلے پیارے وقت نہ ایسا پاویگا	نور ظہور کا وقت ہے آیا سوئیگا پچتائیگا

چلتے پھرتے یاد خدا کی کرنا جو ہے سو کر لے
مال و متاع اور خویش عزیزاں جیتے دم کے ہیں ساتھی
قالو بلا کا واعدہ کر کے ہستی میں آنا بھول گیا
راہ سفر کا توشہ کر لے بیٹھا کیا ہے غفلت میں
تیری عمر یہ دو دن کی ہے بھول گیا کیوں اپنے کو
ماں بہن اور باپ برادر جورو بچے خویش و رفیق
حق نے تجھکو بندہ کر کے گلشن ہستی میں بھیجا
لعل حزیں کا مان لو کہنا شک نہیں اسمیں ہے یارو

آخر اکدن جانا یہاں سے پھر نہیں آنا ہوئیگا
کام پڑے جب پیش خدا کے کام نہ کوئی آئیگا
چونک ارے غفلت میں کبتک پاؤں پسارے سوئیگا
ہستی نہیں ہے مزرع عمل ہے جو بووے وہ پائیگا
چھوڑ کے اکدن مال و متاع سب ہاتھ پسارے جائیگا
جیتے دم کے ساتھی سب ہیں کون قبر میں آئیگا
مقصد گل سے دامن بھر لے آخر کو پچھتائیگا
یاد خدا جو ہو سو کر لو وقت نہ ایسا آئیگا

قصیدہ

شان خدا ہے چہرہ نبیؐ کا
شمس و قمر تارے ہوتے ہیں صدقے
آئینہ خود جس کا ہو گیا شیدا
دونوں جہاں حق نے صدقہ کیا ہے
دیدار حق میں فانی ہوا جو
لاریب و لاشک حق کو وہ دیکھا
کونین حق کے پیش نظر ہے
اے لعل کر لے دل میں یقیناً

والشمس و ضیا ہے چہرہ نبیؐ کا
کیا خوش لقا ہے چہرہ نبیؐ کا
وہ پر ضیا ہے چہرہ نبیؐ کا
کیا بے بہا ہے چہرہ نبیؐ کا
اسکو دکھا ہے چہرہ نبیؐ کا
جسکو دکھا ہے چہرہ نبیؐ کا
وہ آئینہ ہے چہرہ نبیؐ کا
روئے خدا ہے چہرہ نبیؐ کا

قصیدہ

دین احمدؐ کا جگ میں نقارا ہوا
اٹھو اٹھو صبح کا اجالا ہوا

جو کہ عاقل ہیں یہ وقت سوتے نہیں جان لو وقت یہ حق کو پیارا ہوا
حق نے آدم کو پیدا کیا کیا سبب بحر وحدت کا یہ خاص نالا ہوا
سوتے ہو کیا پڑے جلد ہو ہوشیار چو طرف اللہ ہو کا پکارا ہوا
جانو عشق محمدؐ خدا ایک ہے جو نبیؐ کا ہوا وہ خدا کا ہوا
جان لو جان ہے بلبلہ کی مثال کوئی ناداں رہا کوئی سیانا ہوا
جیتے دم کے سبھی دوست ہیں اقربا دم گئے بعد کوئی نہ کیکا ہوا
جانو دولت ہے حشمت ہی اور فخر ہے یہ دل اپنا اگر مصطفیٰؐ کا ہوا
داغ عشق محمدؐ کا جس دل میں ہو لعل دل اسکا جوں گل لالہ ہوا

قصیدہ

شکر حق ہو گیا سردار محمدؐ اپنا قدرت حق کا ہے مختار محمدؐ اپنا
جسکے باعث ہوے یہ دونو جہاں نورانی واہ کیا ہے مہ انوار محمدؐ اپنا
سبھی خواہان خدا ہیں خدا خواہاں اُنکا ہے سبھی خلق کا دلدار محمدؐ اپنا
سیر کونین کی اک آن میں کر کر آیا اسپ رفرف کا ہے اسوار محمدؐ اپنا
کچھ نہیں دیکھے خدا کو ہوے موسیٰ بیہوش حق سے مل کر رہا ہشیار محمدؐ اپنا
گلشن حق میں ہیں گل لالہ شگفتہ لیکن گل یکتا گل گلزار محمدؐ اپنا
راز حق کوئی بھی ان سے نہ رہا پوشیدہ ہے عجب صاحب اسرار محمدؐ اپنا
مثل گل ہو کے ابھی شمس و قمر بنجائیں مقنہ سر کا ہے جو اکبار محمدؐ اپنا
لعل یاقوت اگر دیکھ لیں ہیرا کھائیں کچھ عجب ہے دُر شہوار محمدؐ اپنا

قصیدہ

ہے شان تیری لولاک لما اے کملی والے سانوریا بتلا دے مجھے مکھڑا اپنا اے کملی والے سانوریا

پاپ کرت موری عمر کٹت ہے کس گن سے سکھ پاؤں میں
اپنے کئے کی لاج نبھا اے کملی والے سانوریا

ساری جگت میں مجھ سا پاپی کوئی بجز نہیں آوت ہے
اپنے چرن کا دے سایہ اے کملی والے سانوریا

ہے ناؤ کٹھن ندیا گہری اور بوجھ کٹھن ہے عصیاں کا
ناؤ توئی موری پار لگا اے کملی والے سانوریا

تم ہی ہتیں ہو سارے جگت میں ظاہر و باطن ہر شئے میں
تمری چلن کوئی نہ پایا اے کملی والے سانوریا

ہر دم سے دم میں تم نے دل من چھین لیا سب کا
ایسی بجائی بانسریا اے کملی والے سانوریا

اپنے دیا سے احمد پیارے کرپا کرو مجھ پاپی پر
دیکھاؤ مکھڑا نام خدا اے کملی والے سانوریا

تن من سب کا زیور کھو کر کس منہہ پیو کے گھر جاؤں
موری توئی رکھ شرم وحیا اے کملی والے سانوریا

عرج سنو ٹک لعل حزیں کی بہر خدا احمد سیاں
دیکھاؤ اپنی ڈاگریا اے کملی والے سانوریا

قصیدہ

بغداد مبارک اگر ہوئے وطن اپنا
پھولوں نہ سمائے کبھی یہ پیرہن اپنا

روتا کبھی ہنستا کبھی با حال پریشاں
دکھلاؤنگا محبوب کو دیوانہ پن اپنا

اللہ سے واللہ نہیں فردوس کی خواہش
بغداد میں ہوے کبھی لاشہ دفن اپنا

محبوب کے روضہ پہ سے قربان ہوں ہوس ہے
اُس کوچہ میں لاشہ رہے بے گور و کفن اپنا

یا پیر ترا چاند سا مکھڑا نظر آجائے
قربان کروں جان و جگر اور یہ تن اپنا

دکھ جائے تو قدموں سے لپٹ کر یہ کہونگا
معشوق خدا دیجئے نہ رنج و محن اپنا

معشوق خدا چہرہ سے مقنہ کو اٹھاؤ
قربان کرے چہرہ پہ لعل یمن اپنا

قصیدہ

للہ نظر آجاؤ ذرا محبوب خدا معشوق خدا
دکھلاؤ جمال اب بہر خدا محبوب خدا معشوق خدا

دل غم سے ہوا میرا بریاں نادیدہ یہ دیدہ سے گریاں
تم جلد خبر لیجئے للہ محبوب خدا معشوق خدا

یہ جان و جگر اور دل میرا فرقت میں یونہی ہوئیگا تباہ
لے لیں گے خبر تم اُسکی ذرا محبوب خدا معشوق خدا

لاشہ کو مری صاحب لوگو کوئی طور سے وہانتک پہنچادو
کہدینا کہ ہے خادم یہ ترا محبوب خدا معشوق خدا

مرقد میں فرشتہ پوچھیگا ہے کون تمہارا دی بتلا
اُسوقت یہ اُس سے کہدونگا محبوب خدا معشوق خدا

للہ کرم فرماؤ بھلا مرنیکے وقت اے نور خدا
دکھلاؤ تم اپنا چہرہ ذرا محبوب خدا معشوق خدا

ہر دم یہ تصور رہتا ہے وہ کونسا دن آجاتا ہے
ان آنکھوں سے دیکھوں جلوہ ترا محبوب خدا معشوق خدا

ہستی سے اُٹھادو پھر خدا دیدار دکھادو اپنا ذرا
بے لطف ہے تم بن جینا مرا محبوب خدا معشوق خدا

اے جان جہاں معشوق خدا یہ لعل غلام ادنیٰ کو ذرا
ٹک چاند سا مکھڑا بتلانا محبوب خدا معشوق خدا

قصیدہ

یا پیر ترا جس کو شوق لقا ہوا
مشہور دو جہاں میں وہ اہل صفا ہوا

دیدار جسکو آپ یا پیر ہو گیا
دیدار اُسکو حضرت خیر الوریٰ ہوا

جس نے جمال پاک کو دیکھا جو ایکبار
مقبول کبریا ہوا اور حق نما ہوا

محبوب ایکبار ذرا آکے جائیے
دل میرا خانہ خدا گھر آپ کا ہوا

رکھو نہ دور نظروں سے اک پل مجھے جناب
عاجز تپ فراق سے یہ شیفتہ ہوا

بس آرزو اتنی ہی ہے میری ہوس
دم تن سے مرا نکلے تمھیں دیکھتا ہوا

محبوب تم بغیر نہیں دلکو چین ہے
جبدن سے آپکا اسے شوق لقا ہوا

دکھلادو چہرہ لعل کو محبوب ایکبار
جان و دل و جگر ہے غلام آپکا ہوا

قصیدہ

راہ بغداد اقدس دکھادو ذرا
غوث اعظم سے مجھکو ملادو ذرا

صاحبو نقش پا ان کے کر پا سکے — میرے آنکھوں سے لاکر لگا دو ذرا
مشت خاک میری لیجا کے بہر خدا — صحن اقدس میں انکے بچھادو ذرا
جان جاتی ہے فرقت میں میری چلی — میرے محبوب مکھڑا دکھادو ذرا
میرے محبوب ملتے نہیں مجھ سے گر — آگ میں یارو مجھکو جلادو ذرا
مرض دل کی دوا ہے مری صاحبو — خاک اُس در کی لاکر کھلادو ذرا
رشک فردوس ہے صحرا بغداد کا — مجھکو کوئی لیجاکر دکھادو ذرا
کھینچ لوں دل میں تصویر میں آپکی — مرے محبوب صورت بتادو ذرا
نزع کے وقت یا غوث اس لعل کو — اپنا دیدار شربت پلادو ذرا

قصیدہ

یارب جناب پیر کو جسوقت پاؤنگا — رو رو غم فراق کا قصہ سناؤں گا
گر کے قدم پہ بولونگا محبوب پاک سے — ہرگز نہ اب جدائی کا صدمہ اُٹھاؤنگا
محبوب تم بغیر نہیں دل کو چین ہے — مانے نہ مجھ سے میں اسی کبتک مناؤنگا
تصویر دیکھ لوں کبھی محبوب پاک کی — آنکھوں میں دل میں سینہ میں اپنی چھپاؤنگا
پوچھیگا رب جو حشر میں حامی ترا ہے کون — دامن پکڑ کے پیر کا حق کو دکھاؤنگا
لونگا بلائیں آنکھوں کو اپنے کروں نثار — محبوب جبکہ آپ کو اپنے میں پاؤنگا
یا محی الدین وقت مدد ہے مدد کرو — عصیاں کا بوجھ کیسا میں لاغر اُٹھاؤنگا
محشر میں میری آبرو محبوب تم رکھو — کیوں کر خدا کو روسیاہ اپنا بتاؤنگا
مقنع اٹھاؤ چہرہ سے محبوب کردگار — جان و جگر سے آپ پہ قربان جاؤں گا
جسوقت دیکھوں روضہ اقدس کو کہہ اُٹھوں — یا پیر یاں سے ہند کو ہرگز نہ جاؤنگا
صدقہ کریگا جانکو یہ لعل دل حزیں — یارب جناب پیر کو جسوقت پاؤنگا

قصیدہ

ملک ہستی میں اگر آیا تو وہ کیا دیکھا
غوث اعظم کو نہ دیکھا کہو وہ کیا دیکھا

کچھ عجب اُن کا دکھا بھید ہی سبحان اللہ
جس میں دیکھا تو مرے پیر کا جلوا دیکھا

جسم انوار سے اللہ نے کیا ان کا ظہور
قد بے سایہ کا سایہ نہیں سایا دیکھا

فیض درجات و حیا جود و سخا علم و عمل
جسمیں دیکھا مرے محبوب کو یکتا دیکھا

درد دل جس نے کیا آپکا اسم اعظم
حق کو تسخیر کیا طور کا جلوا دیکھا

خوش رہے وقت نزع خوف نکرین نہیں
جس نے اکبار مرے پیر کا جلوا دیکھا

عشق محبوب خدا لعلؔ تو حاصل کرلے
جس کو دیکھا اُسے محبوب کا شیدا دیکھا

قصیدہ

جو دل سے شیفتہ ہوا پیران پیر کا
مقبول بارگاہ ہوا رب قدیر کا

دیدار مصطفٰے و خدا کا رہے مدام
جس دل میں نقشہ جم گیا پیران پیر کا

میں جان و دل سے جان و جگر کو کروں فدا
دیکھوں اگر جمال وہ مہر و منیر کا

حاصل ہے جس کو دولت دیدار غوث پاک
جو یا نہیں وہ ہوتا ہے تاج و سریر کا

مشکل کشائی ہوتی ہے مشکل کیوقت میں
لائے زباں پہ نام مرے دستگیر کا

کس مُنہ سے اُن کا وصف سراپا کروں بیاں
وہ نور چشم خاص ہے حق کے وزیر کا

جو چاہے مانگو شک نہیں دل میں کرو ذرا
دربار عام خاص ہے روشن ضمیر کا

شاہ و وزیر آکے ہوتے ہیں سرنگوں
یہ مرتبہ ہے غوث کے در کے فقیر کا

اے خالق جہاں یہ تمنا ہے لعلؔ کی
دیکھوں جمال پاک شہ دستگیر کا

قصیدہ

کچھ عجب نقشہ کھنچا حضرت محی الدین کا
مبتلا حق ہو گیا حضرت محی الدین کا

سر سے پاتک شان رب کے نور کی تصویر ہے
نور حق تھا بتلا حضرت محی الدین کا

کیوں نہ میں اُنپر تصدق جان و دل اپنا کروں
خود خدا شیدا ہوا حضرت محی الدین کا

ذات حق کے عشق کا اسکو مزا حاصل ہوا
جس نے عشق حاصل کیا حضرت محی الدین کا

ہوگیا مقبول حق اور مصطفٰے کا دوستدار
جو ہوا دل سے گدا حضرت محی الدین کا

خاص اپنے نور سے انکا کیا حق نے ظہور
نور حق نور خدا حضرت محی الدین کا

تن میں دم جبتک ہے دم بھرتا رہے انکا ہی دم
لعل ہر صبح و مسا حضرت محی الدین کا

قصیدہ

تن میں دم ہے دم میں دم حضرت محی الدین کا
دم بھری ہر دم ہی دم حضرت محی الدین کا

کیا اصل میری جتاؤں یارو اُنکی صاجبو
خود بخود بھرتا ہے دم حضرت محی الدین کا

دین احمدؐ زور پایا کفر باطل ہوگیا
جس گھڑی چمکا علم حضرت محی الدین کا

دوجہاں کی نعمتوں کا ذائقہ اُسکو ملا
جو چکھا درد الم حضرت محی الدین کا

بے تامل اولیاء واتقیا غوث و قطب
لے لیا سر پہ قدم حضرت محی الدین کا

خوف میزان و حشر کا کچھ نہیں اسکو رہا
بس رہا جسپر کرم حضرت محی الدین کا

جز خدا اور مصطفٰے کے شان نبیوں سے نہیں
رتبہ کچھ سمجھو نہ کم حضرت محی الدین کا

دوجہاں کی حق تعالیٰ نے انھیں شاہی دیا
کیا کہوں جاہ و حشم حضرت محی الدین کا

التجا ہے لعل عاجز کی تری سے اے خدا
ہو سدا فضل و کرم حضرت محی الدین کا

قصیدہ

عاشق ہی تجھپر جل و علا وہ کملی والے صل علیٰ
بے شبہ ہے تو ذات خدا وہ کملی والے صل علیٰ

کس شوق سے تمکو خالق نے معراجکی شبکو بلوا کر
مختار کیا سب قدرت کا وہ کملی والے صل علیٰ

اکدن کا ہوا تھا یوں موقع تھے پانچ تن اسمیں جلوہ فزا	خوش ہو کے خدا یوں کہتا تھا وہ کملی والے صل علیٰ
اے میم کا منہ پر سے مقنع احد نے احمدؐ بن آیا	پھر بندہ کہایا خالق کا وہ کملی والے صل علیٰ
ایکبار کبھی اے شاہ جہاں دکھلائیں اگر مکھڑا اپنا	قدموں سے لپٹ کر بولونگا وہ کملی والے صل علیٰ
ہے ذات خدا سے تو بخدا ہر فرد بشر میں ہی تو نہاں	ہر جائے نہاں جلوہ تیرا او وہ کملی والے صل علیٰ
بن ٹھن کے چلا جب سوئے خدا معراج کی شب احمدؐ پیارا	باہم ہو خدا یوں کہنے لگا وہ کملی والے صل علیٰ
مجھے عشق تمہارا یا احمدؐ ہستی سے عدم میں لایا ہے	کیونکر میں رہوں پھر تم سے جدا وہ کملی والے صل علیٰ
یہ لعل حزیں کو بہر خدا دکھلائیں احمدؐ مکھڑا	دل کر دوں فدا یہ کہتا ہوا وہ کملی والے صل علیٰ

قصیدہ

دکھلاؤ مجھے چہرہ اپنا اے غوث جہاں محبوب خدا	کبتک میں رہوں یوں تم سے جدا اے غوث جہاں محبوب خدا
محبوب تمامی خلقت کا مختار خدا کی قدرت کا	واللہ نہ کوئی تم سا ہوا اے غوث جہاں محبوب خدا
فرقت میں تڑپتا رہتا ہوں اس ہند میں ہر دم شام و سحر	نہیں تم بن دل کو چین ذرا اے غوث جہاں محبوب خدا
صدقہ کروں انکے قدموں پر یہ جسم مرا ٹکڑے کر کر	مختار ہو تم میرے مولا اے غوث جہاں محبوب خدا
از راہ کرم صاحب لوگو لاشہ میرا لے جا کر گہدو	حاضر ہے تمہارا یہ شیدا اے غوث جہاں محبوب خدا
نانا ہے ترا عالی نسبی دادا ہے ترا والا حسبی	پھر کیوں نہ تو محبوب خدا اے غوث جہاں محبوب خدا
کبتک میں کروں فریاد و فغاں با حال پریشاں سر گرداں	نزدیک بلالو اپنے ذرا اے غوث جہاں محبوب خدا
اب دل کو نہیں تاب فرقت تک آ کے دکھا دیجے صورت	کبتک میں کروں فریاد و بکا اے غوث جہاں محبوب خدا
ہے لعل حزیں ادنیٰ خادم کر و لطف و کرم شاہ عالم	دو کوچہ میں اپنے اس کو جگہ اے غوث جہاں محبوب خدا

قصیدہ

کوچۂ خیر الوریٰ میں میں اگر جاؤں دلا	آرزو ہے ہند میں ہر گز نہ میں آؤں دلا

عینیت کے اسم سے پردہ تعین کا اُٹھے
آئینہ ہوں ذات کا خود عکس بن جاؤں دلا

اس در والا تلک ہوئے رسائی گر مری
حال اپنے عشق کا میں تجھکو دکھلاؤں دلا

نقد دل اپنا میں اُن پر صدقہ کرکے پھینکدوں
خانہ تن میں محمدؐ کو اگر پاؤں دلا

خلد کے گلزار کی خواہش نہیں ہرگز مجھے
کوچہ احمدؐ میں گر میں جاکے مرجاؤں دلا

آرزو ہے روز محشر حق تعالیٰ سے یہی
تیرے آگے سرور عالم کا کہلاؤں دلا

ٹک نظر آئے کبھی مجھ کو جمال مصطفےٰ
ہجر غم میں کب تلک میں دل کو بہلاؤں دلا

خون دل ہجر نبی میں کبتلک پیتا رہوں
اُن کو کیونکر حال دل اپنا میں دکھلاؤں دلا

تیر مژگان نبی سے سینکڑوں دل لعلؔ ہیں
میں بھی اُن تیر نگہ سے تجھکو چھدواؤں دلا

قصیدہ

مقبول بارگاہ خدا پیر مصطفےٰ
مسند نشین غوث الورا پیر مصطفےٰ

نور نبیؐ کا نور تھا واللہ بالیقیں
کیونکر نہ ہوئے اہل صفا پیر مصطفےٰ

علم و عمل کرشمہ و جاہ و جلال میں
تھے کچھ عجب ہے نور خدا پیر مصطفےٰ

جس نے لیا ہے نام کو مشکل کیوقت میں
اس کے ہوئے ہیں عقدہ کشا پیر مصطفےٰ

جو جو کرامتیں یہ بتائے عجب ہے کیا
فرزند غوث پاک ہدا پیر مصطفےٰ

مشکل میں بیکسوں کے یہ مشکل کشا ہوئے
کان سخا عمیم عطاء پیر مصطفےٰ

جاتے یہاں سے دوستو بغداد پاک کو
دکھتا وہ چہرہ مہر ضیا پیر مصطفےٰ

سن تیرہ سو چھ ہجری ستائیس ذیحجہ کے
فرمائے کوچ دار بقاء پیر مصطفےٰ

اس لعلؔ کمتریں کو یا پیر ایک بار
بلوا لو اپنے در پہ ذرا پیر مصطفےٰ

قصیدہ

کیا بیاں ہوئے غوث اعظمؓ کا
رہنما ہے وہ سارے عالم کا

کفر سب مٹ گیا ہوا اسلام
فیض اُن کا جہاں میں جب چمکا

اُن کے رتبہ کا کیا کروں میں بیاں
ہے وہ معشوق رب ارحم کا

لے لیا جسنے اپنے کاندھوں پر
قدم اطہر رسولؐ اکرم کا

سب ولی دوش پہ لیئے ہیں قدم
کیسا رتبہ ہے غوث اعظمؓ کا

حفظ جاں نام غوث کو کرلو
مومنو کیا بھروسہ ہے دم کا

لعلؔ مت کر فکر گناہوں کی
سایہ تجھپر ہے غوث اعظمؓ کا

قصیدہ

نور ہے نور خدا چہرۂ غوث الورا
ہے خدا محو لقا چہرۂ غوث الورا

کیا ادا اُن کی خدا کو روز اول بھاگئی
مبتلا خود ہوگیا چہرۂ غوث الورا

درد دل نے دیدۂ دل سے جو دیکھا ایکدم
کردیا اُسکو شفا چہرۂ غوث الورا

مہر و مہ شام و سحر ہوتے ہیں قرباں آنکر
ہے جمال پُرضیا چہرۂ غوث الورا

جسنے دیکھا دیدۂ دل سے اُسے آیا نظر
ہم بشکل مصطفےٰ چہرۂ غوث الورا

کیا سراپا لکھ سکے کوئی بشر اُس ذات کا
پنجتن کا نور تھا چہرۂ غوث الورا

جو مرید اُنکے گھرانے میں ہوا ہو صاحبو
ہوا سے شوق لقا چہرۂ غوث الورا

جستجو میں اُنکی جسنے آپ کو فانی کیا
بس اُسے ہرپل دکھا چہرہ غوث الورا

کب دکھائیگا خدا اس لعلؔ عاجز کے تئیں
نورِ حق نور خدا چہرۂ غوث الورا

قصیدہ

اے شاہ جہاں محبوب خدا صورت اپنی دکھلا دینا
ترے ہجر کی مجھکو تاب نہیں ذرا چاند سا مکھڑا دکھلا دینا

آجاؤ نظر محبوب خدا اس وقت میں تمھارے جان چلی
ہے درد جدائی سے دل مردہ اُسے ٹھوکر سے اپنی جلا دینا

ہوں غرق گنہ میں سرتا پا ہی بحر گنہ میں کشتی مری
یا پیر ترحم سے اپنے مری ناؤ کو پار لگا دینا

عصیاں سے بھرا دفتر ہے مرا کوئی نیک عمل مجھ سے نہ ہوا
تری دریائے رحمت سے مولا مرا دفتر عصیاں مٹا دینا

ہے لعل حزیں کی تجھ سے دعا یا غوث جہاں محبوب الٰہی
بلوا کے روضہ پہ اپنے مجھے تھوڑی سی حضور جگہ دینا

ردیف ب

قصیدہ

غوث اعظم کا عجب ہے روئے انور ماہتاب
خود بخود ہو جائے صدقہ آ کے سر پر ماہتاب

دست بستہ باادب سر کو جھکائے روز و شب
روضہ انور پہ آ کھاتا ہے چکر ماہتاب

آئینہ خانہ میں حق کے دیکھئے کس شان کی
غوث اعظم کی کھنچی تصویر انور ماہتاب

اولیا کیا اتقیا کیا غوث کیا ابدال کیا
سربسر سب ہیں ستارے غوث اطہر ماہتاب

دیکھے جو عین بصیرت سے اُسے دکھ جائیگا
چہرۂ محبوب حق پر نور بن کر ماہتاب

سر سے پا تک نور کی تصویر ہے پیران پیر
روئے انور دیکھکر ہو جائے ششدر ماہتاب

نور ذات غوث اعظم کا کبھی دیکھے اگر
لعل رہجائیگا ہاں بے نور ہوکر ماہتاب

قصیدہ

مجھے غوث الورا مل جائے یارب
یہ دل اُن پر فدا ہو جائے یارب

تصدق جان و دل کر دوں گا اپنا
وہ مکھڑا چاند سا دکھ جائے یارب

لپٹ جاؤں قدم چھوڑوں نہ ہرگز
نظر محبوب گر آ جائے یارب

نہیں ہے کیمیا سے کام مجھ کو
گر اُن کی خاک پا ہاتھ آئے یارب

یہ دل مردہ مرا ہو جائے زندہ
اگر وہ ٹک نظر فرمائے یارب

دل دیوانہ کو تسکین ہو جائے　　صدا اپنی وہ گر سنوائے یارب
کہوں گا راز دل سر کو جھکا کر　　وہ اپنے در مجھے بلوائے یارب
سدا تکتا رہوں روضہ کو اُن کے　　تمنا جلد یہ بر آئے یارب
دم آخر یہ سر ہو اُن کے پا پر　　یہ ارماں لعل کی بر آئے یارب

قصیدہ

جلد ہستی میں ہو دیدار میسر یارب　　یا مدینہ کی زیارت ہو میسر یارب
دلِ دیوانہ مدینہ میں کبھی جا پہونچے　　کب تک آوارہ پھرے ہند میں دربدر یارب
ہائے افسوس یونہی عمر کٹی غفلت میں　　آنکھ سے دیکھا نہ وہ روضہ انور یارب
کاش دنیا میں نہ آتا تو بہت بہتر تھا　　ہجر غم آتا مدینہ کا نہ دل پر یارب
شوق یثرب ہے مجھے خوش نہیں آتا جینا　　اوج پر آتا ہے کب میرا مقدر یارب
خاک یثرب کا کفن لاش کو میری ملجائے　　اس سوا کوئی بھی زیبا نہیں خوشتر یارب
کھا کے کعبہ کی قسم کہتا ہوں کعبہ ہی مرا　　در احمدؐ نہیں ہے کعبۂ اکبر یارب
در والا کا اگر ہوئے نظارا اک دم　　چین پا جائے ابھی یہ دل مضطر یارب
لعل ہو جائیگا یہ لعل حزیں اک دم میں　　گر مدینہ کی زمیں پر رہے مر کر یارب

قصیدہ

غوث الورا کی ذات کو ہم پائی آفتاب　　تشبیہ سے اُنکے اپنے میں شرمائے آفتاب
کیا اصل آفتاب کی نسبت میں آپ کے　　یہ چاہیں ایسے سینکڑوں بنجائے آفتاب
وہ ذات نور پاک ہے پیران پیر کی　　ذرہ بھی نور دیکھ لے غش کھائے آفتاب
بستی میں بس کے دیکھو مریدان غوث پاک　　ظاہر و باطنی کا نظر آئے آفتاب

دیدہ سے دید باندھ کے دیکھو جمال غوث ॥ روشن ہر ایک سمت نظر آئے آفتاب
دل سے مشاہدہ سے کہو نگا پکار صاف ॥ دیکھے جمال پاک تو جلجائے آفتاب
واللہ کیا میں آپکی عظمت کروں بیاں ॥ آتے ہی اُن کے سامنے تھرآئے آفتاب
یہ چاہے آفتاب کو مہتاب سا بنائے ॥ مہتاب کیطرح ابھی ہو جائے آفتاب
لاکھوں ہزاروں لعلؔ ہیں تحریر حسن میں ॥ ہے شکل ماہتاب کی بن جائے آفتاب

ردیف پ

قصیدہ

احمدا بہر خدا اللہ کرم فرماؤ آپ ॥ چہرہ انور سے مقنع میم کا سرکاؤ آپ
جان جینے سے ہوی بیزار ہے اس ہند میں ॥ جلد اپنے روضۂ انور تلک بلواؤ آپ
ہجر غم میں مبتلا کبتک رہوں گا یا رسول ॥ اے مرے بدر الدجیٰ چہرہ ذرا دکھلاؤ آپ
آپکے باعث سے ہستی میں مرا آنا ہوا ॥ بس خدارا سیدا اکبار آ ملجاؤ آپ
مجھ دل دیوانہ کو للہ از بہر خدا ॥ شربت دیدار ہی اپنا ذرا پلواؤ آپ
جز تمہارے وصل کی پاتا نہیں ہے چین دل ॥ یا بلاؤ آپ تک یا اُس تلک آجاؤ آپ
جان و دل سے نقد دل کو وار کر میں پھینکدوں ॥ آپ کی نعلین کا درشن مجھے کرواؤ آپ
گلشن ہستی سے ہستا ہی چلا جاؤں گا میں ॥ روئے خنداں آپکا مجھکو اگر دکھلاؤ آپ

لعلؔ عاجز کمترین کو یا شفیع المذنبین
ٹک ذرا اپنا جمال پاک کو دکھلاؤ آپ

ردیف ت

قصیدہ

ہے شب مولد سلطان زماں آجکی رات
نور سے ہو گیا معمور جہاں آجکی رات

ڈھونڈتے آتے ہیں سب حور وملائک ہر سو
ذکر میلاد نبیؐ کا ہے کہاں آجکی رات

نکہت زلف معنبر کی مہک آتی ہے
پڑھتے صلواۃ رہو پیر وجوان آجکی رات

ظلمت کفر مٹا ہستی سے یہ شور ہوا
واہ وا آئی ہے کیا نور فشاں آجکی رات

جسکے آنے کی خبر آدم و عیسیٰؑ نے دیا
وہ شہ عرض وسما آتی ہیں یاں آجکی رات

یہ نبیؐ وہ ہیں کہ ہاں جسکے سبب سے حق نے
کیا آراستہ ہے کون ومکاں آجکی رات

بہر تسلیم جھکا جاتا ہے کعبہ سر سے
لعل وہ آتے ہیں یاں نور فشاں آجکی رات

قصیدہ

جس دل میں نہ ہو سرور عالم کی محبت
کیوں اسکو ہو پس خالق اکرم کی محبت

خالق ہے خدا بندہ خدا سو کچھو سب کا
ہے حق کی رضا شاہ دو عالم کی محبت

وہ تشنہ ہوں کوثر سے بھی سیراب نہو نہیں
ہے دل میں مرے صاحب زمزم کی محبت

مقبول خلاق نہو وہ دونو جہان میں
جس دل میں نہ ہو خالق اکرم کی محبت

جو دم کہ گذرتا ہے محبت میں نبیؐ کے
ہر آن دے حق صاحب اُسدم کی محبت

جس نور سے آرائش وگل دونو جہاں ہیں
اللہ دے اُس نور مکرم کی محبت

اس لعل حزیں کی یہ تمنا ہے الٰہی
اُس شاہ دو عالم سے ہو ہر دم کی محبت

ردیف ث

قصیدہ

اللہ نے کونین کو اک کن میں بنایا حضرت ہی کی باعث　　اور اپنا تماشا سبھی خلقت کو دکھایا حضرت ہی کی باعث
جبتک کہ نہ تھی ذات محمد تو کہوں کیا کسطرح خدا تھا　　پیدا کیا مخلوق کو سردار کہایا حضرت ہی کی باعث
سجدہ کیا آدم کو ملائک جو خوشی سے سر اپنا جھکا کر　　کیا بھید تھا آدم نے جو یہ مرتبہ پایا حضرت ہی کی باعث
سوچو تو خلیل اللہ کو نمرود نے جسوقت لے آگ میں ڈالا　　اُس آگ کو اللہ نے گلزار بنایا حضرت ہی کی باعث
جسوقت خلیل اللہ ذبح لگے کرنے فرزند کو اپنے　　جنت سے بھیجا دنبہ کو حق انکو بچایا حضرت ہی کی باعث
جب عشق خدائی کا خدا کو ہوا پیدا سامان یہ ٹھیرا　　آئینہ بنا آپکو منہ اپنا بتایا حضرت ہی کی باعث
احد میں جو احمد میں نہیں فرق سر مو کیا جانیں کہے تم　　پردہ جو اٹھا میم کی عارف نے بتایا حضرت ہی کی باعث
اے مومنو دن رات کرو شکر خدا کا پیدا تمھیں کر کر　　سر اپنے خدائی کے تماشے کو بتایا حضرت ہی کی باعث
اے لعل نہ ہو عقل رسا اور کسی جا ہاں جائے ادب ہے　　دریا ہی سے قطرہ ہوا قطرہ ہی سے دریا حضرت ہی کی باعث

قصیدہ

صدمۂ فرقت میں دل پر اپنے کب تک اٹھاؤں یا غوث یا غوث
آتش غم سے سینہ ہے بریاں کس کو دکھاؤں یا غوث یا غوث
لاچار عاجز مسکیں گدا ہوں آشفتہ شوق حسن لقا ہوں
جلدی دکھا دو وہ پاک صورت قربان جاؤں یا غوث یا غوث
ہجر الم کو کیونکر سہوں میں ہند میں کب تک روتا رہوں میں
فریاد رس ہو درد و الم سے کیا مر ہی جاؤں یا غوث یا غوث

کھو گئی پونجی میرے جنم کی لاج رکھو تم اپنے کئے کی
محشر میں جا کر خالق کے آگے کیا منہ دکھاؤں یا غوث یا غوث

مشتاق لاچار سرگشتہ ہو کر صحرا بصحرا کب تک پھروں میں
للہ فرماؤ یہ داغ حسرت کیونکر مٹاؤں یا غوث یا غوث

خانہ حق سب کہتی ہے خلقت اُس میں نشیں ہے آپکی صورت
مجھکو دکھے اگر وہ پاک مورت دل میں چھپاؤں یا غوث یا غوث

بار گنہ سے بے دست و پا ہوں منزل کٹھن ہے کسطرح جاؤں
میں ناتواں ہوں یہ سخت بوجہ کیونکر اٹھاؤں یا غوث یا غوث

محشر میں خالق مجھ سے کہے گا حامی ترا ہے کون سا بتلا
دامن پکڑ کر آگے خدا کے تم کو دکھاؤں یا غوث یا غوث

دل کو نہیں ہے اب تاب فرقت دکھلا دو جلدی وہ پاک صورت
آتش غم سے جان و جگر کو کب تک جلاؤں یا غوث یا غوث

یہ لعلؔ عاجز مسکیں گدا ہے جب سے تمھارا شیدا ہوا ہے
کہتا ہے ہر دم مکھڑا بتا دو قربان جاؤں یا غوث یا غوث

ردیف ج

۱ قصیدہ

ماشاءاللہ سبحان اللہ کیا شانِ خدا ہے شب معراج
احمد کو خدا نے قدرت کا مختار کیا ہے شب معراج

آراستہ تھے سب ساتوں فلک اور جن و ملائک سُکھ و بیکل
کہتے تھے ہر اک آپس میں کیا ٹھاٹھ بنا ہے شب معراج

جسوقت سواری حضرت کی جا مسجد اقصیٰ تک پہنچی
حضرت نے ارواں خالق کا شکرانہ کیا ہے شب معراج

آدم سے عیسیٰ تک مرسل سرگرم تھی اپنے کاموں پر
خالق بھی خدائی کا اپنے نظارہ کیا ہے شب معراج

جسوقت گیا بنڈا بنکر احمد پیارا من موہنیا
غل صلی علیٰ ماشاء اللہ ہر سمت مچا ہے شب معراج

لے حور و ملائک جن و بشر اور شمس و قمر تارے سارے
کہتے تھے سبھی با فضل خدا یہ گھر اپنا ہے شب معراج

جب عرش پہ حضرت نے پہنچے آواز آئی اب دیر نہو
مشتاق تمہارے آپکا خود جل و علیٰ ہے شب معراج

حضرت سے ملا جبن جا پہ خدا کہتے ہیں اسے قوسین ادنیٰ
بس آگے کہوں کیا حق تم سے جو حال ہوا ہے شب معراج

نابینا ہم جو بینا ہیں کہتے ہیں زباں سے خوش ہو کر
اے لعل خدا کی قدرت کا گلزار کھلا ہے شب معراج

قصیدہ

تشریف فرما عرش پہ شاہ زمن ہے آج
پھولوں نہیں سماتا ہے چرخ کہن ہے آج

آئینہ جسکو دیکھ کے حیران ہو گیا
پیرائے حسن ہو گیا وہ بت شکن ہے آج

کہتے ہیں حور و غلما کہ کیا وقت خوب ہے
جنت کے قمریاں سبھی غنچہ دہن ہے آج

وہ عنبرین زلف محمد کے دیکھکر
منہ کالا اپنا کر لیا مشک ختن ہے آج

باجا نقارہ رعد نے جشن محمدی
غلمان و حور قدسیاں لگ پیرہن ہے آج

کیونکر نہ جاں نثار ہوں جنت کی گلرخاں
مسند نشیں چمن میں وہ رشک چمن ہے آج

آواز عرش سے ہوئی بس آیئے قریب
محو لقائے حسن ترا ذوالمنن ہے آج

باہم ہوئے جو نور دو یوں عرش کہہ اٹھی
مختار لامکاں ہوا یثرب وطن ہے آج

رخ سے نقاب اپنے اٹھاؤ حبیب حق
تیار جان نثاری کو لعل یمن ہے آج

قصیدہ

پیدا خبیر الوریٰ ہوا ہے آج
کفر دنیا سے اٹھ گیا ہے آج

ذات حق نور ہو گیا ظاہر
آمنہ رضؓ کے شکم مبارک سے
دوستو با ادب درود پڑھو
اپنے محبوب کی محبت میں
اُن کی خاطر سے حق نے کون و مکاں
اب نہ دنیا میں کوئی نبی ہوگا
نام احمد کے خیر و برکت سے
سب کے چہرہ ہوئے خوشی سے لعل

حور و غلماں میں غل مچا ہے آج
کیا عیاں نور کبریا ہے آج
ذکر میلاد مصطفےٰ ہے آج
حق نے دوزخ بجھا دیا ہے آج
خوب آراستہ کیا ہے آج
خاتم انبیا ہوا ہے آج
حاصل اب مدعا ہوا ہے آج
پیدا شاہ زماں ہوا ہے آج

ردیف ح

قصیدہ

ہے مدینہ طیبہ کان جواہر کی طرح
کوچۂ احمد میں جب جاؤں تو کہدونگا پکار
علم صوری معنوی میں خلق اور اخلاق میں
سینہ بریاں کی خبر لو یا نبیؐ بہر خدا
خاک کر کر ساتھ اپنے لیکے جاؤ صاحبو
شربت دیدار سے سیراب کر دو یا نبیؐ
دشت یثرب وہ گل گلزار ہے میں کیا کہوں
کھینچکر تصویر اپنی آئینہ دل میں مرے
لعل عاجز کو بلا لو یا نبی اپنے حضور

ریگ میں وہاں کی چمک ہے لعل و گوہر کیطرح
اوج پر طالع مرا آیا سکندر کیطرح
دو جہاں میں کون ہے میرے پیمبر کیطرح
ہجر غم دل کو جلایا بن کے اخگر کیطرح
پڑ رہوں خاک مدینہ پر میں کنکر کیطرح
دم بدم تڑپے ہے دل لوٹن کبوتر کیطرح
رشک گلزار جناں ہے آب کوثر کیطرح
بس دکھا دو یا نبیؐ بنکر مصوّر کیطرح
دن ہر اک کٹتا ہے اسکو روز محشر کیطرح

ردیف خ

قصیدہ

عجائب ہے رسول اللہ کا رخ — یقیں جانو وہ ہے اللہ کا رخ
دیکھا جس نے رسول اللہ کا رخ — یقیں دیکھا وہ ہے اللہ کا رخ
کھلا سینہ میں ہے گلزار قدرت — دکھا جب سے خلیل اللہ کا رخ
خدا نے اپنی قدرت کو دکھانے — بنایا ہے صفی اللہ کا رخ
کوئی دیکھا نہیں شکل محمد — عیاں سمجھو کلام اللہ کا رخ
بھرا سینہ میں ہے دریائے قدرت — نظر میں ہے نبی اللہ کا رخ
بنا کر آئینہ دل کا خدا نے — دکھایا ہے حبیب اللہ کا رخ
صفا کر دے خدا آئینہ دل — نظر آئے مرے دل خواہ کا رخ
ہوا عاشق ہے جس صورت کا خالق — کبھی مجھ کو دکھے اس ماہ کا رخ
تصدق جان و دل سے لعل ہووے — نظر آوے رسول اللہ کا رخ

ردیف د

قصیدہ

اے حبیب خدا سنو فریاد — احمدا احمدا سنو فریاد
راز دل تم سوا کہوں کس سے — اے مرے مدعا سنو فریاد

بار عصیاں سے میں خمیدہ ہوں — اے مرے دستگاہ سنو فریاد
ہاتھ خالی چلا ہوں گلشن سے — کان جود و سخا سنو فریاد
آبرو حشر میں مری رکھ لو — شاہ ہر دوسرا سنو فریاد
آرزو یہ ہے آپ کے در پر — میں کروں احمدا سنو فریاد
مقنع منہ سے اٹھا کے بہر خدا — احمدا اک ذرا سنو فریاد
دو جہاں میں ہمارا یا احمد — کون ہے تم سوا سنو فریاد
یا محمد یہ لعل عاجز کی — از برائے خدا سنو فریاد

قصیدہ

عیاں سے ہے نہاں خوئے محمد — نہاں سے ہے عیاں روئے محمد
کرے گا آب کوثر کی نہ خواہش — نہاں سے ہے عیاں روئے محمد
قسم ہے چشم و دل کو وار ڈالوں — کبھی دیکھوں جو اِک موئے محمد
خدا کو دیکھ لو دیکھوں قسم ہے — کبھی تو اک نظر سوئے محمد
سراپا ذات احمد ذات حق ہے — جدا سمجھو نہ یک موئے محمد
گنہگاروں کے عقدے کھول دے حق — کھلے دیکھے جو گیسوئے محمد
کہ پائے آبرو دونوں جہاں کی — کہے حق کو جو گیسوئے محمد
فخر بڑھ کر ہے کعبہ سے عرش کو — مگر سب سے فزوں کوئے محمد
ہمیشہ ہے دعا لعل حزیں کی — رہے وابستہ دل سوئے محمد

قصیدہ

منہ پر سے ذرا میم کے پردے کو اٹھا دو اے پیارے محمد — للہ جمال اپنا ذرا مجھکو دکھا دو اے پیارے محمد

بحر گناہ میں کشتی مری ڈوبنے لاگی ہوں جینے سے مایوس
بس اپنے ترحم سے اُو سے پار لگا دوائے پیارے محمدؐ

مایوس ہوں لاچار ہوں کسطرح سے آؤں میں آپکے در تک
بس آپ ہی آکر ذرا صورت کو دکھا دوائے پیارے محمدؐ

نادیدہ ہے دل دیکھنے صورت کو تمہاری از بہر خدا را
ناشاد کو اکبار کبھی شاد کرا دو اے پیارے محمدؐ

رہزن نے سبھی لوٹ لی پونجی مرے دل کی کیسی کٹے منزل
کچھ آپکے در کی مجھے خیرات دلا دو اے پیارے محمدؐ

کیا ایسا ہی فرقت میں نکلجائے مرا دم منظور ہے تم کو
یکبار دل زار کو آتش میں جلا دو اے پیارے محمدؐ

فرقت میں جلا جاتا ہے ہستی سے مرا دم اے رحمت عالم
پیاسا ہوں بہت شربت دیدار پلا دو اے پیارے محمدؐ

کرواؤ مجھے قتل حضور یمیں تمہارے ہے آرزو دل کی
لاشہ کو مرے آپکے کوچہ میں پھکا دو اے پیارے محمدؐ

اکبار کبھی بہر خدا لعلؔ حزیں کو تم اپنے کرم سے
مقنع کو اٹھا میم کی صورت کو دکھا دو اے پیارے محمدؐ

قصیدہ

حاصل ہے جس کو ہستی غوثؓ الورا کی دید
ہر دم ہے اُسکے پیش نظر مصطفےٰ کی دید

وہ دیدہ ہے جو دید میں ان کے بند ہا رہے
حاصل ہو میرے چشم کو وہ پر ضیا کی دید

وہ ہے ریاض حسن جمال محمدی
حاصل ہو مجھکو اُس چمن دلکشا کی دید

زنگ دوئی سے آئینہ دل لاکھ ہو خراب
اک پل میں صاف کرتی ہے اُس مہ لقا کی دید

دل کو سرور جان کو تسلی ہو آن میں
کیا خوب تر ہے دیکھئے نور خدا کی دید

دیدار مصطفےٰ و خدا کا رہے مدام
جس کو بند ہی ہے چہرۂ غوث الورا کی دید

اس لعلؔ کمترین کو یا پیر دستگیر
ہر دم رہے تمہاری ہی شوق لقا کی دید

قصیدہ

اے شہ اولیا مبارک باد
قدرت کبریا مبارک باد

وقت میلاد آپ کے حضرت
ہر طرف تھی صدا مبارک باد

دو جہاں کی حکومت خالق نے
آپ کو دے چکا مبارک باد
حق کے معشوق آپ جب ٹھہرے
حق ہوا آپ کا مبارک باد
مرتبہ آپ کو وہ حق نے دیا
سرورِ انبیا مبارک باد
آپ کے اولیا دل سے
دوش پر ہے لیا مبارک باد
احد و احمدؐ کے شوق و الفت کا
راز تم پر کھُلا مبارک باد
شکر حق ہے کہ غوث اعظم سا
اپنا ہادیؐ ہوا مبارک باد
لعلؔ حامی ہیں تیری مشکل میں
معشوق کبریا مبارک باد

ردیف (ذ)

قصیدہ

عشق محمدؐی میں عجب ہے مزا لذیذ
سوچو تو کوئی مزا نہیں اسکے سوا لذیذ
آب و نمک و شیر و شکر اور نبات و قند
ذاتِ محمدؐی سے ہر اک ہے بنا لذیذ
ماہی سے تڑپا جسنے محمدؐ کے عشق میں
فرقت میں اُسنے پاتا ہے ہر دم مزا لذیذ
عارف بغیر کوئی بھی جانے نہیں اسے
وہ کون ہے جو رنگ مزی میں بنا لذیذ
خالق نے اپنی ہستی گلشن میں دیکھئے
عشق محمدؐی کا ثمر کیا کیا لذیذ
اے دل تو اپنے جامہ ہستی کو پاک کر
نور محمدؐی کا ہے دریا بہا لذیذ
یا رب ترے حبیب محمدؐ کے صدقے سے
لعلؔ حزیں کو موت کا پانی پلا لذیذ

ردیف (ر)

قصیدہ

رات دن موت کو تکتی ہی کھڑی ہے سر پر
اے خدا موت دے بس اپنے نبیؐ کے در پر

ہائے ہستی میں عبث ہو گیا آنا میرا
کبھی آنکھیں نہ ملا جا کے در سرور پر

احمد بہر خدا جلد بلا لو نزدیک
کبتلک آوارہ پھروں جا کے ہر اک در در پر

ٹھوکریں مارتے لاشہ کو مرے لیجانا
ہاں بہر طرح سے ماٹی لگے وہاں کی سر پر

ہجر میں مر ہی چلا ہائے کہوں میں کس سے
حال کس طرح عیاں ہوویگا پیغمبر پر

انتظاری میں یونہی عمر کٹی جاتی ہے
وصل کا وعدہ رکھا آپنے کیا محشر پر

یا نبیؐ بہر خدا جلد دکھاؤ دیدار
سخت صدمہ ہے عجب حال دل مضطر پر

کوئی میرا ذرا معروضہ جا ایسے کردے
تاکہ بلوالیں ذرا اپنے در انور پر

اپنے الطاف کرم و فضل سے یا شاہ امم
لعل عاجز کو بلا لیجئے اپنے در پر

قصیدہ

دلسے غلام آپکا دل میرا ہو گیا یا پیر دستگیر
ملجاؤ آگے بہر خدا اب مجھسے تم ذرا یا پیر دستگیر

یا پیر سب سے پہلے تمھارے بنے ہوئے ہیر دلسے انکی چاہ
میں بدنصیب ہند میں روتا ہوا رہا یا پیر دستگیر

للہ لیجئے دل کی خبر یا جناب پیر دیکھو یہ دل مرا
درد و الم سے آپکے صدپارہ ہو گیا یا پیر دستگیر

دلکی تڑپ آہ و بکا تمھیں ہے شوق واللہ دیکھ لو
دل میرا اپنے روبرو دو آگ میں جلا یا پیر دستگیر

مجبور ہے جینے کی خواہش نہیں مجھے لیکن یہ ہے ہوس
دم میرا تن سے نکلے تمھیں دیکھتا ہوا یا پیر دستگیر

اکبار اپنے آنکھوں سے دیکھوں اگر ذرا وہ مکھڑا چاند سا
قربان کروں یہ جان و جگر اور دل مرا یا پیر دستگیر

حاصل ہے جس کو ہستی میں دیدار آپکا واللہ بالیقین
دیدار اسکو پنجتن پاک کا ہوا یا پیر دستگیر

للہ اپنے کوچہ میں یکبار تو بلا اے نور مصطفےٰ
کبتک میں ہند میں رہوں کرتا ہوا بکا یا پیر دستگیر

کس منہ سے وصف کر سکے یہ لعل کمترین خود خالق جہاں
روز ازل سے شیفتہ بس آپکا ہوا یا پیر دستگیر

قصیدہ

ہیں مقبول خدا صدا اکبرؓ — انیس مصطفےٰ صدیق اکبرؓ
نبی کے عشق میں سب مال اپنا — دیئے اک دم لٹا صدیق اکبرؓ
رخ انور پہ حضرت مصطفےٰ کے — صدا رہتے فدا صدیق اکبرؓ
شب اسرار میں جو اسرار حق تھا — ہوئے اُس کے گواہ صدیق اکبرؓ
کلام حق میں دیکھو ہر جگہ پر — عیاں ہے مرتبہ صدیق اکبرؓ
ہر اک جا پر انہیں حق نے سجایا — ہیں اعلیٰ مرتبہ صدیق اکبرؓ
نہیں دیکھا سو وہ دیکھا نبی کو — کہ ہے سر خدا صدیق اکبرؓ
یہ ہیں اول خلیفہ مصطفےٰ کے — ہیں سب کے پیشوا صدیق اکبرؓ
نہ رکھ اے لعل دل میں خوف محشر — کہ ہیں عقدہ کشا صدیق اکبرؓ

قصیدہ

کہے رو رو کے بانو نے سرور دودھ پیتا نہیں میرا اصغرؑ — نا کیا رحم اس پہ ستمگر دودھ پیتا نہیں میرا اصغرؑ
نیند سے میں کسے اب جگاؤں اور چھاتی سے کسکو لگاؤں — چل رہا ہے میرے دل پہ خنجر دودھ پیتا نہیں میرا اصغرؑ
میری گودی ہوئی ہائے خالی کس سے بولوں میں تجھ بن الٰہی — چھین لی گور نے میرا دلبر دودھ پیتا نہیں میرا اصغرؑ
نیند جھولی میں اُس کو نہ آتی اپنی گودی میں اسدم سُلاتی — آج ماٹی پہ سوئے یہ کیونکر دودھ پیتا نہیں میرا اصغرؑ
ظلم ظالم کا دیکھو خدارا چھ مہینے کے بچے کو مارا — کیا کلیجہ تھا ظالم کا پتھر دودھ پیتا نہیں میرا اصغرؑ
سو گئے کیوں خفا ہو پیارے ہم سے کرتے نہیں ہو اشارے — دیکھتے بھی نہیں مسکرا کر دودھ پیتا نہیں میرا اصغرؑ
اسکے بچپن پہ رحم نہ لایا تیر ظالم نے اس کو لگایا — کس سے بولوں خدایا میں جا کر دودھ پیتا نہیں میرا اصغرؑ
نور دیدہ میں کسکو سلاؤں اپنی چھاتی سے کس کو لگاؤں — لٹ گئی ہائے اس بن میں آکر دودھ پیتا نہیں میرا اصغرؑ
پیارے میں جاؤں تم پر سے واری آج کیسی تمھیں نیند آئی — لاڈ کرتے نہیں مسکرا کر دودھ پیتا نہیں میرا اصغرؑ
باغ زہرا کا سرو چمن تھا دیکھ کر ماہ بھی منفعل تھا — آج مرجھا پڑا ہے زمین پر دودھ پیتا نہیں میرا اصغرؑ
لعل بانو کی سن آہ و زاری آسماں سے ہوا خون جاری — جب یہ کہتی تھی بانو سے مضطر دودھ پیتا نہیں میرا اصغرؑ

قصیدہ

مرحبا کیا اولیا ہے حضرت پیران پیر / درد مندوں کی دوا ہے حضرت پیران پیر

قطبیت دی حور کو تم اور گوں گوں کو زبان / بانجھ کو بیٹا دیا ہے حضرت پیران پیر

تم رسول اللہ کو کھاندا دیئے معراج میں / آپکا یہ مرتبہ ہے حضرت پیران پیر

جو کوئی تم سے پھرا بس وہ خدا سے پھر گیا / خاص محبوب خدا ہے حضرت پیران پیر

اے عزیزو خوف کیا ہے ہم کو روز حشر کا / دو جہاں میں رہنما ہے حضرت پیران پیر

اے عزیزو چاہو ہر مشکل میں حضرت سے مدد / کیونکہ ہر حاجت روا ہے حضرت پیران پیر

نزع کے وقت آن کے چہرہ دکھانا لعل کو / اس کی تمسے یہ دعا ہے حضرت پیران پیر

قصیدہ

خاص ہے نور چشم پیمبر خواجہ معین الدین پیر / اجمیر پیارا نام ہے صابر خواجہ معین الدین پیر

فاطمہ زہرہ کو نور بصر ہو شیر خدا کے لخت جگر ہو / غوث الورٰی کے خاص برادر خواجہ معین الدین پیر

عمر سبھی غفلت میں کھویا یاد خدا کبھی یاد نہ لایا / کندہ ہے لیکن نام ہے دل پر خواجہ معین الدین پیر

ہجر علم اب سہہ نہیں جاتا اے پیارے صابر آ پیارے خواجہ / ایکبار بتا دو صورت کو آکر خواجہ معین الدین پیر

بار گناہ کا ہے سر پر بوجھ منزل کٹھن ہے کانٹوں میں ہے ٹھوکر / کیجئے مدد میری للہ رہبر خواجہ معین الدین پیر

مجھکو دیکھے وہ صورت انور شوق تعشق عصمت دلبر / نذر کروں گا یہ دل مضطر خواجہ معین الدین پیر

قبر میں پوچھے آکر فرشتے حامی تیرا اب کون ہے بتلا / اوس دم کہوں گا اوسکو ڈرا کر خواجہ معین الدین پیر

ایکبار کونجہ میں اپنے بلالو پیش نظر تھوڑی جا اپنی دیدو / کب تک پھروں میں ہند میں در در خواجہ معین الدین پیر

اے میرے خواجہ اے میرے صابر لعلؔ حزیں کو بہر خدارا
شاد کرو مکھڑے کو بتا کر خواجہ معین الدین پیر

ردیف (ز)

قصیدہ

نام احمدؐ بے بہا ہے خواجۂ بندہ نواز — اور حبیب کبریا ہے خواجۂ بندہ نواز
حسن صوری معنوی میں صورت حق دیکھئے — آئینہ حق آئینہ ہے خواجۂ بندہ نواز
دو جہاں جسکے تصدق سے ہوئی آراستہ — وہ مرا احمدؐ پیا ہے خواجۂ بندہ نواز
خانۂ حق جسکو کہتے ہیں مکاں ہے آپکا — مالک ہر دو سرا ہے خواجۂ بندہ نواز
مومنو کیا خوف ہے روز قیامت کا تمھیں — عقدۂ مشکل کشا ہے خواجۂ بندہ نواز
احمدؐ و محمود ہے جنکا لقب کونین میں — واہ کیا نام خدا ہے خواجۂ بندہ نواز
دیکھ لو پردہ اُٹھا کر دیدۂ دل سے ذرا — ذات حق سے کب جدا ہے خواجۂ بندہ نواز
حق نے کرسی عرش اعظم لوح دل پر دیکھئے — دست قدرت سے لکھا ہے خواجۂ بندہ نواز
دو جہاں توصیف میں جنکے ہوئے ہیں لعل لعل — خاص ذات کبریا ہے خواجۂ بندہ نواز

قصیدہ

یا نبیؐ بہر خدا صورت دکھاؤ ایک روز — یا دروالاتلک مجھکو بلاؤ ایک روز
ہجر غم دل کا میں اپنے کسکے آگے جا کہوں — یا نبیؐ بہر خدا ٹک آکے جاؤ ایک روز
یا رسول اللہ دل دیوانہ کو تسکین ہو — اپنی شفقت سے کبھی صورت دکھاو ایک روز
ہجر غم میں کب تلک روتا رہوں آٹھوں پہر — یا شفیع المذنبیں ٹک آکے جاؤ ایک روز
تاب وطاقت ہجر میں جاتی رہی تنگی میری — بس فقط دیدار کا شربت پلاؤ ایک روز
رکھ کے سر قدموں پہ انکے عرض حال اپنا کروں — صاحبو مجھکو محمدؐ سے ملاؤ ایک روز
ہو نہ منظور نظر جان و جگر میرا حضور — آگ میں تم شوق سے اسکو جلاؤ ایک روز
بیقراری اس دل ناشاد کی بہر خدا — کوئی احمدؐ کو مرے جاکر سناؤ ایک روز
لعل عاجز کمترین کو احمدا بہر خدا — اوس دروالاتلک اپنے بلاؤ ایک روز

ردیف (س)

قصیدہ

لاج رکھو موری احمدؐ پیارے تم رے بنا نہیں کس کی آس
کھو گئی پونجی میرے جنم کی آؤں میں کیوں کر تم رے پاس

تن پر جوگ سجا کر اپنے کس نگری میں ڈھونڈوں میں
اپنی دیا سے آ لو صاحب کھینچوں میں کب تک ٹھنڈی سانس

تم ری جدائی میں احمدؐ پیارے شام و سحر دل روت ہے
اپنے نگر میں جلد بلا لو دل ہوا میرا یہاں سے اداس

عشق تمھارا احمدؐ پیارے چھین لیا سُدہ بُدہ تن کا
جلد دکھادو قدم مبارک تاکہ نکالوں دل کی بھڑاس

منہ پر مقنہ میم کا لیکر نحن و اقرب کہتے ہو
جان گئے ہم چھپتے کیوں ہو کہیں چھپے گی گل کی باس

خانہ حق میں جلوہ نشیں ہو آتے نظر پھر ہر گھٹ میں
چال عجب ہے تمری صاحب آوت ناہیں ہمری قیاس

اے مرے احمدؐ پیارے محمدؐ صدقہ ہے تم پر جان و دل
لعلؔ حزیں کو بہر خدا را جلد بلا لو اپنے پاس

قصیدہ

کوچہ بغداد اقدس کی ہے دل میں آرزو بس
ٹھوکروں میں آتے جاتے کے پڑے لاشہ مرا
جلد اپنے کوچہ میں بلوائیے بہر خدا

رات دن آٹھو پہر اسکی مجھے ہے جستجو بس
کوچہ محبوب کی اتنی مجھے ہے آبرو بس
کب تلک اس ہند میں پھرتا رہوں گا کو بکو بس

آبرو رکھو مری محشر میں اے محبوب حق
آرزو یہ ہے دل مضطر کی ہر صبح مسا
آملو محبوب پیارے یا بلاؤ اپنے در
اپنے در پر جلد بلوا لیجئے محبوب حق

کب عمل میرے ہیں ایسی ہوں جو حق کی روبرو بس
روضۂ انور کے میں بیٹھا رہوں گا روبرو بس
ہجر غم میں کب تلک پیتا رہوں اپنا لہو بس
لعل عاجز ہند میں کبتک پھریگا کوبکو بس

قصیدہ

عمر بھر میں کبھی بغداد نہ دیکھا افسوس
کونسا ماہ ہے اور کونسا دن کون گھڑی
حال دل کون مرا جاکے وہاں عرض کرے
لوٹتا جاؤں گا اُس راہ میں اپنے سر سے
رحمت حق ہے ہر اک طرف وہاں جلوہ نما
کاش دنیا میں نہ آتا تو بہت بہتر تھا
میرے آقا مرے محبوب بلالو جلدی

دل کی دل میں رہی اس دل کی تمنا افسوس
آنکھ سے دیکھوں گا جا روضہ والا افسوس
کوئی زوار بھی بھولے نہیں آتا افسوس
ہند سے ہویگا بغداد کا جانا افسوس
رشک فردوس ہے بغداد کا صحرا افسوس
صدمۂ فرقت محبوب نہ پاتا افسوس
لعل ہے درد جدائی میں تمہارا افسوس

ردیف ش

قصیدہ

رہتی ہے جس کو احمد مختار کی تلاش
تم سا طبیب کوئی نہیں اے شفیع خلق
للہ جمال اپنا دکھادو محمدا
دن رات بحر وصل میں ڈوبا ہوا رہوں
یہ نقد دل کو آن کے رہزن نے لوٹ لیں
حاصل اگر ہو سیر مدینہ کی دشت کا

ہردم اُسی کو رہتی ہے غفار کی تلاش
کرتے ہو آپ ہر دل بیمار کی تلاش
اک عمر سے ہے وہ رخ انوار کی تلاش
لیکن رہے گی اُس دُر شہوار کی تلاش
ہے مجھکو ایک صاحب دلدار کی تلاش
کرتا ہے کون صاحبو گلزار کی تلاش

آتے ہیں نہ بلاتے ہیں مجھ بدنصیب کو / بتک کروں میں اس دُر انوار کی تلاش
یا احمدا برائے خدا شاد تم کرو / دیدوں نے میرے باندھے ہیں دیدار کی تلاش
اس لعل کمترین کو اے خالق جہاں / ہردم دے اپنے احمد مختار کی تلاش

ردیف ص

قصیدہ

محمد ہیں حبیب کبریا خاص / محمد نور ہیں نور خدا خاص
سبھی یوں انبیا خاصان حق تھے / مگر سب سے سوا ہیں مصطفٰے خاص
نہ سمجھو ان کو اوروں کے برابر / خدا کو خاص یہ ان کو خدا خاص
چھپایا اپنی قدرت حق نے لیکن / مگر ان کے سبب ظاہر ہوا خاص
انھیں دیکھا سو وہ دیکھا خدا کو / کہ ہے روئے نبی روئے خدا خاص
ہوئے جب عکس آئینہ سے نسبت / کہ عکس آئینہ آئینہ ہوا خاص
کہ بھایا شوق جب نظارہ ہستی / ہوا اسطح سے جلوہ نما خاص
جدائی ہے نہ احمد میں احد میں / مگر حائل ہے پردہ میم کا خاص
لکھے کیا لعل اُس شہ کی فضیلت / مکان جن کا یہ ہے عرش علا خاص

ردیف ض

قصیدہ

عشق محمدی سے نپائے شفا مریض / یارب بنا دے خلق کو اسطرح کا مریض
چہرہ وہ ہے حبیب خدائے کریم کا / دیکھا سو پھر نہ دیکھا تو وہ ہو گیا مریض

جسکے سبب سے دونوں جہاں کا ظہور ہے
بہر خدا جمال دکھاؤ محمدا
واللہ وہ ہے مرض محمد کے عشق کا
جب تک نہ دینگے شربت دیدار یا حبیب
عصیاں کے مرض نے تو توانائی لوٹ لی
جب تک نہ درد دل کی خبر لیں گے احمدا
یہ آرزو ہے لعل حزیں کی محمدا

کیونکر نہ اُن کے عشق میں ہو دل مرا مریض
کب تک رہیگا ہجر میں یوں مبتلا مریض
عیسیٰ سے بھی نہ پائیگا اپنی دوا مریض
صحت نہ پائے درد سے دیکھو ذرا مریض
یا احمدا تمہارے تک کیا آئے گا مریض
ہر گز نہ پائے گا تمھیں دیکھو شفا مریض
تا زیست اپنے عشق کا رکھو بنا مریض

ردیف (ط)

قصیدہ

کوئی در رسول دکھادو بہر نمط
للہ در جناب کے صحن شریف میں
کوئی ذرا لطف و کرم صاحبو ذرا
لیجاؤ کھنچتے ہوئے پاؤں کو باندھ کر
یا احمدا تمہارا تصور رہے مدام
قرباں کروں گا آپ پہ جان و جگر مرا
قابل نہیں ہے نذر کے یہ نقد دل مرا
غفلت میں سو گیا ہے مرا بخت یا رسولؐ
یہ لعل کمترین کو للہ صاحبو

احمد پیا سے مجھکو ملادو بہر نمط
مائی بنا کے مجھکو بچھادو بہر نمط
حضرت کو میرا حال سنادو بہر نمط
لاشہ کو میرے ان کو دکھادو بہر نمط
دونوں جہاں سے دل کو اٹھادو بہر نمط
للہ جمال اپنا دکھادو بہر نمط
دھونی لگا کے اُس کو جلادو بہر نمط
ٹھوکر سے اپنے اس کو جگادو بہر نمط
احمد پیا سے کوئی ملادو بہر نمط

ردیف (ظ)

قصیدہ

جسکے ہوتے ہیں مصطفےٰ حافظ
اس کا ہوتا ہے کبریا حافظ

دین و دنیا میں یا رسول اللہ
کون ہے تم سوا مرا حافظ

مصحف رخ ہے احمدؐ مختار
کوئی دیکھے تو بن گیا حافظ

زلف احمدؐ کا سر میں سودا ہے
سورۂ لیل کو سنا حافظ

قلب حافظ ہو نام احمد کا
یوں تو ہر اک ہے اپنی جا حافظ

ہے اثر اُن کے مصحف رخ میں
جس نے دیکھا سو بن گیا حافظ

خوف ہے کس کو نار دوزخ سے
ہے حبیب خدا مرا حافظ

شکر ہے صدقہ سے محمدؐ کے
ہو گیا اپنا کبریا حافظ

یا محمد یہ لعل عاجز کا
کون ہوتا ہے تم سوا حافظ

ردیف (ع)

قصیدہ

ماہ رمضاں ہو رہا ہے الوداع
داغ دل پر دے چلا ہے الوداع

دل تھا ہر مومن کا اس سے باغ باغ
ہائے کیا ماہ صفا ہے الوداع

مومنوں کا دل تھا اس سے لالہ زار
غم سے اب مرجھا گیا ہے الوداع

رحمت حق ہم پہ تھی ہر دم نزول
ہائے کیا ماہ ضیا ہے الوداع

کیوں نہ روئیں اُس کے غم میں کرکے بین
ذکر حق ہم سے چھوٹتا ہے الوداع

اس سے ہر دم ذکر حق کا شوق تھا
ہائے ہائے یہ چلا ہے الوداع

ہر برس آتا ہے تو ماہ منیر
ہم نفی سے ہو رہا ہے الوداع

ہجر غم کس سے کہیں ہم ہائے ہائے
سو رہا ماہ ہدا ہے الوداع

لعل دل سبکے ہوئے غم میں اسیر
ماہ رمضاں ہو چلا ہے الوداع

قصیدہ

کیا بیاں کروں میں مصطفےٰ کی وضع
وہ وضع وہ ہے سمجھو خدا کی وضع

دیکھے جو چشم بصیرت سے اُسکو دیکھے
نشان حق تھی عیاں مجتبیٰ کی وضع

جس کی پرتو کے ذرے میں شمس و قمر
کیا بیاں ہو وہ بدر الدجیٰ کی وضع

یا خدا آنکھ دے آئینے کی تھمیں
تیرے محبوب احمدؐ پیا کی وضع

نقد دل صدقہ کرتے ہیں جن و ملک
دیکھ کر اُس شہ پُر ضیا کی وضع

شب اسرا میں یوسفؑ بھی حیراں تھے
دیکھ کر میرے احمد پیا کی وضع

اُنکی صورت سے صورت بندھے دو جہاں
کچھ عجب ہے وہ ماہ لقا کی وضع

سر سے پا تک ہے نور خدا جلوہ گر
لکھ سکے کیا وہ نور الہدا کی وضع

لعلؔ ہے جسکی توصیف میں دوجہاں | توکرے کیا وہ ماہ ہدا کی وضع

ردیف (غ)

قصیدہ

جس دل میں یارو عشق نبی کا ہوا ہے داغ
دیدہ میں دل میں مہر کے دیکھو کیا ہے داغ

دونوں جہاں ہے پیش نظر آئینہ او سے
جس دل میں دیکھو عشق نبیؐ کا پڑا ہے داغ

جز وصل ذات پاک جناب حبیب حق
واللہ کبھی نہ عشق کا دل سے مٹا ہے داغ

جس دل میں عشق داغ محمدؐ کا ہے ظہور
نظروں میں اہل دین کے مجلا دکھا ہے داغ

شمس و قمر بھی دیکھکر شرماتے جاتے ہیں
عشق محمدی کا جو دل میں جما ہے داغ

بے شبہ بالیقین محبان یہ مہر سا
بعد فنا بھی قبر میں روشن ہوا ہے داغ

حاصل ہے جس کو داغ محمدؐ کے عشق کا
اے لعلؔ شل لعل کے دیکھو بنا ہے داغ

ردیف (ف)

قصیدہ

مورد نور خدا ہے شب میلاد شریف
شان حق جلوہ نما ہے شب میلاد شریف

عندلیبان چمن کہتے ہیں خنداں ہوکر
گلشن شیریں فدا ہے شب میلاد شریف

ظلمت کفر کو تاراج کیا دنیا سے
واہ کیا بدر ضیا ہے شب میلاد شریف

ملک و حور یہ کہتے تھے چلو دیکھیں گے
آئی کیا شان خدا ہے شب میلاد شریف

کیوں نہ تسخیر ہوں دل دونوں جہاں کے باہم
پیکر ماہ لقا ہے شب میلاد شریف

بے مرادوں کی دعا دیتا ہے حق جل و علا
واہ کیا عقدہ کشا ہے شب میلاد شریف

شامیانہ گل قدرت کا کھنچا ہر سو تھا
غنچہ بخش ضیا ہے شب میلاد شریف

عرش سے فرش تلک فرش سے تا عرش تلک — نور ہی نور خدا ہے شب میلاد شریف
دیکھلے آمنہ کے لعل کو یہ لعل حزیں — کیا عجب فیض خدا ہے شب میلاد شریف

ردیف ق

قصیدہ

ہو رہے دلکو ہمیشہ مصطفیٰ کا ذوق و شوق — دمبدم بڑھتا رہے خیر الورا کا ذوق و شوق
ایک کن میں دو جہاں اللہ نے پیدا کیا — بھا گیا احمد کا جب شوق لقا کا ذوق و شوق
کھو دے عشق خودی میں اپنی ہستی کو تمام — نا کیا دل نے کبھی راز خدا کا ذوق و شوق
حشر کے دن سب سے پہلے جائیگا وہ خلد میں — جسکے ہے دل میں بھرا آل عبا کا ذوق و شوق
قبر کے ظلمات سے کاہے کو وہ گھبرائے گا — ساتھ جس نے لے چلا نور الہدیٰ کا ذوق و شوق
یا نبی بہر خدا دکھلائیے مجھکو ذرا — ہے مجھے اک عمر سے زلف دوتا کا ذوق و شوق
شربت دیدار کا ساغر پلا دو یا رسول — نزع میں مجھکو نہیں آب بقا کا ذوق و شوق
روز محشر کھینچتا لیجائیگا پیش خدا — صاحبو دیکھو حبیب کبریا کا ذوق و شوق
لعل عاجز کمترین کو اے خداوند کریم — کر عطا اپنے حبیب کبریا کا ذوق و شوق

قصیدہ

اک مجھ پہ نظر کیجئے یا حضرت فاروق رض — ذرہ کو قمر کیجئے یا حضرت فاروق رض
چمکائے وہ تلوار جگا دین محمد — دل میرا ابھی سیر کیجئے یا حضرت فاروق رض
مل جاتے ہر اک جائے میں ہر ایک سے آکر — اس دل میں بھی گھر کیجئے یا حضرت فاروق رض
بلوالو قریب اپنے مجھے نائب احمد — یا آپ ہی گذر کیجئے یا حضرت فاروق رض
ٹک لطف و کرم کیجئے گنہگار پہ اپنے — در سے نہ بدر کیجئے یا حضرت فاروق رض
بستی مرے دل کی ابھی ہو جائے گی آباد — اک نظر ادھر کیجئے یا حضرت فاروق رض

ابلیس کا قبضہ نہ ہو دل پر مرے ہرگز / تم اپنا کرم کیجئے یا حضرت فاروقؓ

جو اصل مری ہی سو وہ ہی آپ پہ روشن / تم اس کو گہر کیجئے یا حضرت فاروقؓ

دل لعل کا ہو جائیگا مثل گل لالہ / گر ایک نظر کیجئے یا حضرت فاروقؓ

ردیف (ک)

قصیدہ

جس دل میں عشق شوق لقائے رسول پاک / نظروں میں اُسکے نقشہ کھنچا ہے رسول پاک

بے مثل بے نظیر ہے حسن و جمال میں / دُریتیم بحر الٰہ ہے رسول پاک

دونوں جہاں کو نور سے معمور کر دیا / وہ نور فیض کان سخا ہے رسول پاک

یوسفؑ بھی اُس کو دیکھلیں غش کھائیں ایکبار / وہ دلربائے حسن و ادا ہے رسول پاک

تاریکئے لحد سے نہیں خوف کچھ ہمیں / حامی ہمارا نور ہدا ہے رسول پاک

کیونکر نہ جان و دل سے ہو جاں جاں نثار / محبوب اور حبیب خدا ہے رسول پاک

دیدار اس کو ہوگیا رب جلیل کا / ہستی میں جس کو چہرہ دکھا ہی رسول پاک

یہ ماجرا عجیب ہے وہم و خیال سے / چاہے خدا کو دیکھئے دکھا ہی رسول پاک

کیوں لعل گلعذار نہ ہو نخل بوستاں / سر سبز بار و آب و ہوا ہے رسول پاک

ردیف (گ)

قصیدہ

صاحب سمجھ میں آتا نہیں ہی تمہارا ڈھنگ / دونو جہاں میں بس ہی نرالا تمہارا ڈھنگ

گلشن کے گلرخوں پہ نہ مائل ہے دل مرا / نظروں میں مرے جب سے تمہارا سمایا ڈھنگ

یا احمدؐ قسم ہے کہ قابو میں دل نہیں / جب سے کہ میرے دل کو تمہارا ہی بھایا ڈھنگ

کیونکہ نہ جاں بلب ہوں فرقت میں آپکے — خلقت میں دو جہاں کے سمایا تمہارا ڈھنگ
قربت اسے خدا کی رہے ہر گھڑی مدام — ہستی سے جس نے اپنے تمہارا اوڑایا ڈھنگ
بحرانا میں کردیا کونین کا ظہور — جبکہ خدا کو آن کے بھایا تمہارا ڈھنگ
آئینہ پارہ ہوگیا وہ عکس دیکھکر — رنگت عجب ہے آپکی اور ہے نرالا ڈھنگ
سایہ ہے جس کے سایہ لیا دو جہاں نے — بے سائیگی کا اپنے کیسا نکالا ڈھنگ
یکتائی کا ہے فخر اُسے دو جہاں میں — سیکھا ہے لعل لعل نے جب سے تمہارا ڈھنگ

ردیف دل
قصیدہ

یا احمدا دکھاؤں کسے اضطراب دل — فرقت میں آپکے ہے مرا بس کباب دل
دیدار آپ کا نہیں ہستی میں ہووے گا — ماٹی میں میرا ہوئیگا صاحب خراب دل
مکھڑا دکھاؤ بہر خدا اپنا ایک بار — کب تک کریگا صبر بھلا اے جناب دل
جس میں ظہور آپ کا ہر پل رہے مدام — بس ہے ہزار دل میں وہی انتخاب دل
اک نظر فیض آپکی جس دل میں ہووے گی — مشہور خلق میں وہ ہوا آفتاب دل
امید کچھ نہیں میرے جینے کی یا رسولؐ — بحر الہ میں ہے مرا مثل حباب دل
آئینہ سا بنائیے اک نظر فیض سے — رنگ دوئی سے لعل کا بس ہی خراب دل

ردیف (م)
قصیدہ

کیجئے فضل و کرم یا شفیع الامم — اب دکھا دو قدم یا شفیع الامم
محو نظارہ ہر دم رہے عاشقاں — ہم رہے چشم نم یا شفیع الامم

کوئے والا کی ہم کو گدائی ملے
کیا کریں جاہ و حشم یا شفیع الامم

تاب فرقت کی دل کو نہیں تاب ہے
آملو ایک دم یا شفیع الامم

کون سا دن وہ آتا ہے تم سے کہیں
اپنا ہم درد و غم یا شفیع الامم

عاجزوں کی تمنا ہے بس آپ سے
ہوں یہ سر وہ قدم یا شفیع الامم

جان لو بجر عصیاں سے محشر میں ہم
آئیں گے پشت و خم یا شفیع الامم

کاش کھاتے نہ ہجر الم آپ کا
رہتے گر منعدم یا شفیع الامم

درد دل نام والا صدا آپ کا
ہوئے اک دم نہ کم یا شفیع الامم

آرزو ہے تمھیں دیکھتے دیکھتے
جائے تن سے یہ دم یا شفیع الامم

لعلؔ عاجز کو بہر خدا را ذرا
اب دکھا دو قدم یا شفیع الامم

قصیدہ

للہ مرے حال پہ اب کیجئے ترحم اے غوث مکرم رضؓ
ٹک اپنا جمال آکے دکھا دو شہ عالم اے غوث مکرم

کس طرح سنبھالوں نہیں دل میرا سنبھلتا بجز وصل تمہارے
دم بھرتا ہے دم آپکے فرقت کا ہو ہر دم اے غوث مکرم

ہے آرزو ارمان یہی خواہش دل ہے واللہ یقیناً
بس جائے نکل آپکے قدموں پہ مرا دم اے غوث مکرم

ہر دم دم عاجز سے مری اے شہ جیلاں جب وقت نزع ہو
ہاں ورد زباں پہ رہے نام آپکا پیہم اے غوث مکرم

کھنچواتے ہوئے اپنے طرف مجھکو بلا لو مانع ہے تمھیں کون
والی مرے مولا مرے کرنا نہیں کم اے غوث مکرم

ایکبار مجھے تیر نگہ سے کرو بسمل تا چین ہو دل کو
فرقت میں رہوں آپکے کب تک تو نہیں پر غم اے غوث مکرم

رہزن نے سبھی لوٹ لی پونجی مرے دل کی افسوس صد افسوس
بجز آپکے فریاد سنے کون ہے اس دم اے غوث مکرم

کروائیے ظلم سر مرا ماٹی میں ملا دو ٹھوکر سے ہٹا کر
دیدینا کفن آپکے در کی اسے جاجم اے غوث مکرم

ایکبار کبھی بہر خدا لعلؔ حزیں کو نزدیک بلا کر
للہ جمال اپنا دکھا دو شہ عالم اے غوث مکرم

قصیدہ

بہر خدا وہ چہرۂ انور اپنا دکھا دو یا غوث اعظم رضؓ
ہے رشک جنت کوچہ تمہارا مجھکو بٹھا دو یا غوث اعظم رضؓ

غفلت میں ساری عمر گنوائی یاد خدا کبھی دل کو نہ بھائی
پیشِ خدا میری بہر خدا را لاج نبھا دو یا غوث اعظم رض

قدموں پہ اپنے اب صدقہ کر کر ہر طرح اپنی دکھلا دو صورت
مقصد دل خادم کا تمہارے پورا کرادو یا غوث اعظم رض

پیش خدا میں کس رو سے جاؤں قالو بلیٰ کو بھول گیا ہوں
بگڑی ہوئی میری بات بنا کر حق سے ملا دو یا غوث اعظم رض

فرقت میں نہیں چین ہے دل کو کب تک سہوں میں ہجر الم کو
جلد بلا کر کوچہ میں اپنے تھوڑی جگہ دو یا غوث اعظم رض

ہستی میں ایسا سرمست ہوں میں یاد نہیں ہے اپنے خودی کی
ساغر الفت اپنے کرم سے مجھکو پلا دو یا غوث اعظم رض

عاجز و کمتر مسکین و ادنیٰ خادم تمہارا لعلؔ حزیں ہے
اک بار اس کو بہر خدا را چہرہ دکھا دو یا غوث اعظم رض

قصیدہ

زینب درِ خیمہ پہ کھڑے رو رو پکارے بیٹا بنے قاسم
اس بن میں ہمیں چھوڑ کے جنت کو سدھارے بیٹا بنے قاسم

میں بابا علی رض نانا محمد سے کہوں گی امت نے تمہاری
اس لعل کو پندرہویں برس ظلم سے مارے بیٹا بنے قاسم

کیا صبر کروں ہائے کہوں کس سے میں جاکر دیکھ اسکی جوانی
اٹھتے ہیں مرے سینے میں اس غم کے شرارے بیٹا بنے قاسم

سرو قد بالا جو جوانی کا تمہارے سرسبز ہوا تھا
گیا باد خزان مانی میں ڈالا سے آوے بیٹا بنے قاسم ع

کس منہ سے ملوں ہائے میں گلزار جناں میں جا بھائی حسنؑ سے
کیا حال کہوں پوچھے تمہارا تو پیارے بیٹا بنے قاسمؑ

کیوں آتے نہیں خیمہ میں یہاں چھاؤں ہے ٹھنڈی آتی ہے ہوا خوب
سوتے ہو پڑے دھوپ میں کیا ہاتھ پسارے بیٹا بنے قاسمؑ

ارمان یہ تھی دل کی تمھیں دولہ بنا کر دیکھوں گی پیارے
کیا مار لئے بن میں تجھے ظالماں سارے بیٹا بنے قاسمؑ

افسوس صد افسوس کہ ہم آل نبیؐ پر کیا ظلم و ستم ہے
پانی کے بنا مرتے ہیں دریا کے کنارے بیٹا بنے قاسمؑ

خاموش رہو لعل یہ وہ درد والم ہے روتے تھے ملائک
لاشہ کے قریب رو رو کے زینبؑ جو پکارے بیٹا بنے قاسمؑ

ردیف (ن)

قصیدہ

ہے نظر میں نور احمدؐ پر نظر آتا نہیں
آنکھ نے گو آنکھ دے یارب مجھے دکھتا نہیں

دیکھنے کو ان کے بیٹیں قابل نہیں یہ آنکھ ہے
کیا کروں بن دیکھے اُنکے دل مرا ملتا نہیں

کچھ عجائب ڈھنگ ہے احمدؐ تمہارے وصل میں
جس نے پایا آپکو وہ آپ کو پایا نہیں

چھوڑ دیجا کر مدینہ کے بیاباں میں مجھے
سیر مجھکو صا جو اس شہر کا بھاتا نہیں

کیا کہوں اس دل کی غم سے بیقراری احمدا
جز تمہارے وصل کی دل چین ہی پاتا نہیں

ہجر غم کب تک سہوں میں یا محمدؐ آپ کا
بندۂ ناچیز سے اب تو رہا جاتا نہیں

لے چلو للہ مجھکو صا جو ان تک کوئی
ڈھنگ ان کے آنے کا مجھکو نظر آتا نہیں

فعل بد میرے نہ دیکھو تو قریب اپنے بلا
سب بھلے رہتے جہاں اک بُرا رہتا نہیں

یا محمد مصطفےٰ للہ لو میری خبر / ہجر غم اس لعلؔ سے اب تو سہا جاتا نہیں

قصیدہ

کہتے ہیں جا کے سب وہ مصطفےٰ ہی تو ہیں / سنتے تھے ہم جنکا لقب وہ مصطفےٰ ہی تو ہیں

وہ شفیع المذنبین وہ رحمت اللعالمین / اُن کی صفت مجھسے ہو کب وہ مصطفےٰ ہی تو ہیں

عالی نسب والا حسب پیدا ہوئے شکل عرب / ہے ہاشمی امی لقب وہ مصطفےٰ ہی تو ہیں

نور خدائے دوجہاں تھا گنز مخفی میں نہاں / ظاہر ہوا جسکے سبب وہ مصطفےٰ ہی تو ہیں

قربان ہے جان و مال و زر فرزند زن مادر پدر / ہے جان جان محبوب رب وہ مصطفےٰ ہی تو ہیں

بے کیف و کم بے ماو من نور خدائے ذوالمنن / ظاہر ہوا شکل عرب وہ مصطفےٰ ہی تو ہیں

جنکا بیاں ہے لابیاں جنکا مکاں ہے لامکاں / ہے امر انکا امر رب وہ مصطفےٰ ہی تو ہیں

جسکو دیکھے وہ مہ لقا بیساختہ وہ کھا اُٹھا / لاریب لاشک عین رب وہ مصطفےٰ ہی تو ہیں

خواہش ہے انکی صاحبو جا شیخ کامل سے ملو / دکھلائیگا تمکو وہ تب وہ مصطفےٰ ہی تو ہیں

اس کمترین ناچیز کو للہ کوئی صاحبو / دکھلادو گر بنجائے ڈھب وہ مصطفےٰ ہی تو ہیں

کیا لعلؔ سے ہوئے ثنا وہ ہیں حبیب کبریا / لولاک لما فرمایا رب وہ مصطفےٰ ہی تو ہیں

قصیدہ

احمدؐ پیارے تمرے نگر میں ہند سے کیوں کر جاؤں میں
تم بن دل کے ہجر والم سب رو رو کسکو سناؤں میں

ہم کو عدم سے ہستی میں لاکر بھایا ہے تمھیں کیوں کر پردہ
تم بن دل یہ مانت ناہیں کیوں کر اوسکو مناؤں میں

لاج رکھیا سب کے تم ہو لاج رکھو مجھ عاصی کی
جرم گند سے حشر میں احمدؐ کس کس سے شرماؤں میں

بیچ سمندر ڈوبنے لاگی ناؤ میری کچھ آس نہیں
ایسے کٹھن وقت تم بن احمدؐ رو رو کس کو بلاؤں میں

چھوڑ کے سونسار جوگی بن کے عشق کی خاک ملوں تن پر
دم کی بانسریا تن میں بجا کر کا ہو سے پیت لگاؤں میں
میم کا مقنع مکھ پر لیکر نام محمد جگ میں آئے
ایسی چلن ہے اللہ اللہ کیوں کر تم کو پاؤں میں
بھڑک رہی ہے آتش فرقت جان و جگر اور سینہ میں
آتش غم میں احمد پیارے کب تک دل کو جلاؤں میں
نینن میں دن رین بست ہے آوت ناہیں انکھن میں
پیاں پروں آؤ احمد پیارے تن میں تم کو چھپاؤں میں
عرض ہے تم سے احمد پیارے لعل حزیں کی شام و سحر
چند صورت ٹک اپنی بتاؤ تم پر بل بل جاؤں میں

قصیدہ

نظر میں پنہا ہے نور احمد و لیکن اپنی نظر نہیں
ہے کون سی شے ذرا تو کہدو کہ جس میں وہ جلوہ گر نہیں
ازل سے ہستی میں ہم نے آئے عبث دوئی میں عمر گنوائے
کہ چشم حق سے کبھی نہ دیکھے کہ بر میں وہ سیمبر نہیں
اصل ہے آدم کی کیسی سمجھو کہ اُس کو حق نے دیا وہ رتبہ
کہ نور احمد کا یہ سبب ہے نہیں تو بندہ بشر نہیں
کبھی تو اپنا جمال احمد دکھاؤ مجھکو برائے للہ
ہے خانہ حق یہ دل ہمارا کیا تمہارے لائق یہ گھر نہیں
تمہاری دوری نے یا محمد کیا ہے دل میرا پارہ پارہ
کہ بے زری سے بدست و پا ہوں کہ آؤں اڑ کر جو پر نہیں

ہے شوق کوئے نبیؐ کا مجھکو ہے کون ایسا جو لیکے جاوے
جگہ دو تھوڑی سی در پہ اپنے پھراؤ بس در بدر نہیں

بیاں کرے کیا یہ لعل عاجز جمال حسن محمدؐی کا
کہ دیکھے نور محمدؐی کو مجال شمس و قمر نہیں

قصیدہ

یا نبیؐ تم بن مرا دل چین ہی پاتا نہیں
درد و غم دل کا مریسے اب سہا جاتا نہیں

کردیا لاچار مجھکو درد و غم نے اسقدر
ایکدم اس ہند میں رہنا مجھے بھاتا نہیں

لو خبر بہر خدا میری شفیع المذنبین
بوجہ عصیاں کا مریسے اب اُٹھا جاتا نہیں

احمدا اس درد دل کی لیجیو جلدی خبر
اب بھروسہ زیست کا مجھکو نظر آتا نہیں

سر کو ٹکراتا ہوا اس ہند میں مرجاؤنگا
تاب فرقت آپکی بس دل مرا لاتا نہیں

کیا کروں کس سے کہوں بیدست و پا ہوں وائے حیف
کوئے احمدؐ کا کوئی قاصد بھی آجاتا نہیں

احمدا للہ خبر لیجئے مری ٹک آن کر
رنج غم دل کا مریسے اب سہا جاتا نہیں

ہجر غم نے کردیا لاچار مجھکو یا نبیؐ
لو خبر بہر خدا اب تو رہا جاتا نہیں

جلد بلوا لو مدینہ میں خدارا لعل کو
ہجر غم احمدؐ تمہارا اب سہا جاتا نہیں

قصیدہ

اے احمدؐ پیارے من موہن گر تمکو پاؤں میں
بس صدقہ ہو کر جان و دل سے بل بل جاؤں میں

ملتے نہیں تو احمدؐ اب اس اتنا کیجیو
ہستی میں اپنی ہستی سے بس کھویا جاؤں میں

مل جائے خاک پائے نبیؐ مجھ غریب کو
سرمہ بنا کے آنکھوں کا دل میں چھپاؤں میں

بہر خدا حبیب خدا لو خبر میری
کبتک غم جدائی کا صدمہ اٹھاؤں میں

اس گل کو رنگ اپنے سے گلرنگ کیا جناب
افسوس آخر مائی کا مائی کہاؤں میں

ایجان جان کو تم بن نہیں ہے چین
مانے نہیں جہان سے کیونکر مناؤں میں

رکھو نہ دور نظر سے اک پل مجھے جناب
ایسا نہ ہو کہ ہستی سے بس کھویا جاؤں میں

یا احمدا قسم ہے کہ چھوڑوں نہ پھر کبھی
گر پاؤں پاؤں آپکے گر پاؤں پاؤں میں

کہتا ہے لعلؔ احمدا مکھڑا دکھائے گر
قربان جاؤں جاؤں میں قربان جاؤں میں

قصیدہ

وہ کون ہے جو غوثؒ پہ دل سے فدا نہیں
جس کا کہ دل فدا نہیں وہ دل صفا نہیں

بس ایک ہیں یہ عاشق و معشوق جان تو
ظاہر میں یہ جدا ہیں ولیکن جدا نہیں

دل میرا یار و حیرکے اس وقت دیکھ لو
محبوب پاک کے سوا کس کی صدا نہیں

معشوق جبکہ عاشق و معشوق بن گیا
پھر کونسا وہ دل ہے کہ تم پر فدا نہیں

محبوب میرے مجھکو دکھا دیجئے جمال
قابل تپ فراق کے یہ دل رہا نہیں

دکھلا دو مکھڑا چاند سا محبوب کبریا
بے صبر دل یہ دیکھے سوا مانتا نہیں

اپنے قدم پہ صدقہ مجھے کر کے چھوڑ دو
محبوب کرنا اس میں تحمل ذرا نہیں

للہ اپنے کوچہ میں محبوب دو جگہ
خادم کو اپنے قدموں سے کرنا جدا نہیں

اے لعلؔ مت ہراساں ہو مشکل کیوقت میں
محبوب پاک کیا ترے مشکل کشا نہیں

قصیدہ

یارب ترے سے التجا کیا اس سوا کروں
یاد جناب غوثؒ میں ہر دم رہا کروں

بیٹھے اٹھے چلے پھرے ہر وقت ہر گھڑی
دل کے زباں سے نام کو انکے جپا کروں

دکھلائیں وہ جمال تو بس یہ ہے آرزو
دل اپنا لیکے پاؤں پہ ان کے فدا کروں

محبوب تمہاری نذر کے قابل نہیں یہ دل
جلوا دو اپنے روبرو میں رہ کے کیا کروں

محبوب آپ آؤ یا بلوالو اپنے در
کبتک میں ہند میں پڑا آہ و بکا کروں

محبوب اپنے در پہ بلا لو برائے حق
یوں کبتلک فراق کے صدمے سہا کروں

خادم غلام لعلؔ کو محبوب کردگار
دکھلائیں اپنا چہرہ تو ہر دم تکا کروں

قصیدہ

ترحم کرو مجھ پہ یا غوث اعظم بھلا آپکا ہوں برا آپکا ہوں
ہو حال عصیاں سے میرا ہے برہم بھلا آپکا ہوں برا آپکا ہوں

بھلا کب ہوں نہیں پر سر بسر خطا ہوں عمل نیک ابتک نہ کوئی کیا ہوں
مگر آپکا جان و دل سے ہوں خادم بھلا آپکا ہوں برا آپکا ہوں

سدا میں نے غفلت سے ہستی میں سویا ہوا ہاتھ خالی متاع اپنا کھویا
بھروسہ ہے بس آپکا شاہ عالم بھلا آپکا ہوں برا آپکا ہوں

پڑی بحر عصیاں میں کشتی ہے میری چلی جان جاتی ہے ہیبت سے میری
مدد میری جلدی کرو قطب عالم بھلا آپکا ہوں برا آپکا ہوں

ذرا منہ سے محبوب مقنع اٹھاؤ یہ نا دیدہ کو اپنی صورت دکھا دو
تمنا ہے دل کی تکوں تم کو ہر دم بھلا آپکا ہوں برا آپکا ہوں

مرا دل دیوانہ ہوا آپکا ہے دکھانیکو مکھڑا اسے دیر کیا ہے
سہوں کبتلک درد فرقت کا میں غم بھلا آپکا ہوں برا آپکا ہوں

گئے لوٹ کر میری پونجی کو رہزن جھکی بار عصیاں سے ہے میری گردن
رکھو خبر میری اے فخر دو عالم بھلا آپکا ہوں برا آپکا ہوں

چلے جائے دم تن سے مرا نکل کر رہے آپکے پاؤں پہ مرا سر
میں کہتا رہوں آپسے رو کے ہر دم بھلا آپکا ہوں برا آپکا ہوں

ہوا لعل کا منہ گنہ ہونسے کالا منور کرو آپ رحمت سے مولا
رکھو آبرو ہر طرح شاہ عالم بھلا آپکا ہوں برا آپکا ہوں

قصیدہ

معدن علم و حیا حضرت عثمانؓ ہیں
صاحب اہل صفا حضرت عثمانؓ ہیں

مال اپنا راہ خدا میں کردئے سارا نثار
واہ کیا کان سخا حضرت عثمانؓ ہیں

ہیں خلیفہ تیسرے حضرت رسول اللہ کے
اور دو نور مصطفےٰ حضرت عثمانؓ ہیں

کیوں نہ ہو انکی بزرگی دو جہاں کے خلق پر
خاص مقبول خدا حضرت عثمانؓ ہیں

کس مصیبت سے کئے جمع کلام اللہ کو
واہ کیا فیض عطا حضرت عثمانؓ ہیں

سب سے اول انکو بخشے گا خدا دن حشر کے
صاحب شرم و حیا حضرت عثمانؓ ہیں

جنکو دو دختر دئے حضرت رسول اللہ نے
واہ کیا نور الہدا حضرت عثمانؓ ہیں

بغض جو انسے رکھا کافر ہوا وہ بالیقیں
وہ محب کبریا حضرت عثمانؓ ہیں

خوف عصیاں کا نہیں دلمیں رہا دن حشر کے
لعل کی حاجت روا حضرت عثمانؓ ہیں

قصیدہ

کیا فخر کروں خاک کا میں نشو نما ہوں
معلوم پڑا اتنا ہے کہ میں سرِ خدا ہوں

لے عرش و کرسی و مکاں لامکاں خاص
موجود وہ سب مجھ میں ہے میں حق سے جدا ہوں

کیونکر نہ کہوں سرِ خدا مجھ سے ہے ظاہر
میں خاص اُسی ذات کا آئینہ بنا ہوں

اللہ نے مجھے شکل محمدؐ پہ بنایا
کیا جانئے میں اپنے سے پھرتا ہوں کہ کیا ہوں

ماٹی کا مرا پتلا نہیں نور کا سمجھو
کیا آیا میں ہستی میں کہ جانا سے چھٹا ہوں

ہستی مری برباد کری فکر دوئی نے
ہر گز یہ بھلا جانوں میں سرتا پا بُرا ہوں

یا احمدؐ ا دن رات تصور میں تمہارے
فانی رہوں گو آپ سے ہستی میں بقا ہوں

نزدیک مجھے اپنے بلا لو شہ عالم
میں آپ کے ہی نام کا بس نغمہ سرا ہوں

اے ختم رسل لعل حزین کہتا ہے ہر دم
دکھلا دو جمال آپ کا میں شوق لقا ہوں

قصیدہ

عدم جب سے ہستی کو ہم دیکھتے ہیں
خدا کو خودی میں ہم دیکھتے ہیں

ہے پیش نظر آئینہ دل کا ہر دم
جمال محمدؐ کو ہم دیکھتے ہیں

نفی دو جہاں جبکہ ہو گئی اثبات
تمھیں کو خدا کی قسم دیکھتے ہیں

زمیں سے لے عرش بریں تک محمدؐ
تمہارا ہی جاہ و حشم دیکھتے ہیں

رکھو ہم کو پیش نظر اپنے احمد
تمھیں دیکھو ہم کو وہ کم دیکھتے ہیں

بسے جس بصیرت میں صورت احمدؐ
وہ دنیا کو بجز الم دیکھتے ہیں

دکھا دو حبیب خدا اپنی صورت
خدا جسکا شیدا ہے ہم دیکھتے ہیں

خبر اپنی ہستی کی ہم کو نہیں ہے
اسی وجہ ہم رنج و غم دیکھتے ہیں

سدا لعل ہیں مست اپنی خودی میں
جو روئے نبی دمبدم دیکھتے ہیں

قصیدہ

جناب پیر وہ معشوق رب کہلاتے ہیں
جسے وہ چاہتے ہیں اولیا بناتے ہیں

کیا نام پاک مکرم ہے غوث اعظمؓ کا
فرشتے نام کے سنتے ہی کانپ جاتے ہیں

ہر ایک ہفتہ میں اعمال سب مریدوں کے
فرشتے سامنے حضرت کے لیکے آتے ہیں

ہر ایک نامے پر کر نظر شاہ جیلانی
گناہ مٹاتے ہیں سب نیکیاں بناتے ہیں

کوئی مرید ہو جاں کندنی کی حالت میں
خود آپ آتے ہیں اور ساتھ لیکے جاتے ہیں

اے بھائی بھول نہ جاؤ یہ مہربانی پر
کرو وہ کام نہ جس سے کہ منہ پھراتے ہیں

پڑا کیا ہستی کی غفلت میں ڈھونڈ لے بھائی
جو پیر ایسے وقت تیرے کام آتے ہیں

دیا وہ قدرت قادر نے ایسی حضرت کو
ہزار مردوں کو اک آن میں جلاتے ہیں

رہینگے دونوں جہاں میں وہ رو سیہ کمبخت
جو ایسے پیر کی الفت سے باز آتے ہیں

حسنؓ حسینؓ علیؓ فاطمہؓ رسول اللہؐ
جو دیکھا غوث کے رخ کو نظر یہ آتے ہیں

نکالو لعل کو ہستی کی فکر سے حضرت
سوائے آپ کے کون اسپہ رحم کھاتے ہیں

قصیدہ

محمدؐ اور علیؓ کے جان و دلبر غوث اعظمؓ ہیں
مریدوں کیلئے رحمت کی چادر غوث اعظمؓ ہیں

گدا جو انکے در کا ہے فخر ہے اسکو شاہوں پر
نگاہ لطف ہوے جانو جسپر غوث اعظمؓ ہیں

تصدق جان و دل اپنا کروں انپر بھی یارب
اگر دکھ جائے مجھکو روئے انور غوث اعظمؓ ہیں

گیا دنیا سے بےخوف و خطر جنت کی گلشن میں
ہوا ہے نام کندہ جسکے دل پر غوث اعظمؓ ہیں

جو ڈوبا بحر وحدت میں اسی ہر بل نظر آئے
بصیرت کے صدف میں ایک گوہر غوث اعظمؓ ہیں

جو پایا آپکو اوسنے خدا اور مصطفےؐ پایا
کہ بیشک پنجتن کی ذات اطہر غوث اعظمؓ ہیں

الٰہی رات دن تجھ سے دعا ہے لعل کی ہر دم
دکھا اکبار مجھ کو چہرہ انور غوث اعظمؓ ہیں

قصیدہ

شجر الفت محبوب کے پھل میٹھے ہیں
جو محب اون کے ہیں ہر دم یہ مزے لوٹے ہیں

فرقت پیر سے بڑھ جائیں گے جس دل میں داغ
اہل باطن کیلئے افزائیں میں گل بوٹے ہیں

سر کو قدموں پہ رکھوں جان کو کردوں صدقے	میرے محبوب پیا مجھ سے اگر روٹھے ہیں
بے رضا پیر کے کوئی غوث و قطب ہوتے ہیں	کوئی ہوتے ہیں کہے انکو کہو جھوٹے ہیں
پیچ کھا جاتے ہیں دل سینکڑوں عشاقوں کے	زلف محبوب کے چہرے پہ عجب چھوٹے ہیں
جس دلوں پر نہیں ہے سکۂ محبوب خدا	دام ہے وہ بھی مگر اصل میں سب کھوٹے ہیں
وائے افسوس کہ ہے دور درِ حضرت سے	صاحبو اپنے پہ مقصوم عجب پھوٹے ہیں
جلد محشر میں خبر لیجیئے اے غوث کریم	بارِ عصیاں سے گنہگاروں کے دل ٹوٹے ہیں
سرخ لب دیکھ کے محبوب کو کہتے ہیں یہ سب	حسن اعجاز سے کیا لعل پہ پر پھوٹے ہیں
یادِ محبوب میں اے لعل جو رہتے ہیں مدام	باغ فردوس میں نعمت کے مزے لوٹے ہیں

قصیدہ

ذکر احمد جو کیا کرتے ہیں	ابروئے حق کی رہا کرتے ہیں
کیوں نہ سرمست رہے وہ ہر دم	مئے الفت جو پیا کرتے ہیں
آ[illegible] دیکھو [illegible] اک دم	جانِ جاں تم پہ فدا کرتے ہیں
یاد میں آپ کے ہم یا احمد	خونِ دل اپنا پیا کرتے ہیں
دستہ بستہ ہو ترے روضے پر	سر جھکا حمد و ثنا کرتے ہیں
وہی پاتا ہے حقیقت کا مزا	اپنی ہستی جو فنا کرتے ہیں
ایک ساغر میں بنا کر وحشی	ہم جو روئے تو ہنسا کرتے ہیں
یا نبی اب وہ نہیں بحرِ علوم	عرشیاں تم سے بڑھا کرتے ہیں
دیکھ کر ہم درِ دندانِ نبی	لعل دل اپنا فدا کرتے ہیں

ردیف واو

قصیدہ

دل میں ہے شاہ زمن کی آرزو — اپنے احمد گلبدن کی آرزو
نام ہے جن کا محمد مصطفےٰ — مجھکو ہے اُس بت شکن کی آرزو
مجھ دیوانہ کو مدینے کے سوا — نا ز ہے سیر چمن کی آرزو
سونگھ لوں گر پیرہن ان کا کبھی — نا کروں عطر دہن کی آرزو
موت آجائے مدینہ میں مری — نہیں مجھے اپنے وطن کی آرزو
احمداللہ کچھ فرمایئے — مجھکو ہے تم سے سخن کی آرزو
قتل کر اس راہ میں کوئی پھینک دو — نہیں مجھے گور و کفن کی آرزو
مغفرت کے واسطے اے صاحبو — بس ہے دل میں پنجتن کی آرزو
دیکھے وہ شوخی لب ونداں کو لعل — نا کریں لعل یمن کی آرزو

قصیدہ

پاؤں اگر احمد مختار کو — نذر کروں دل شہ ابرار کو
احمدا بے میم کہاتے ہو آپ — عینیت میں کیا رہا اظہار کو
یا محمد اپنا دکھلاؤ جمال — ہووے شفا اس دل بیمار کو
احمد گر در پہ بلائیں مجھے — دیکھتا بیٹھوں درودیوار کو
دیکھ لوں صحرائے مدینہ اگر — بھول جاؤں خلد کے گلزار کو
عینیت میں عین سب ہوا احمد — دیدہ تدیدہ ہوئے دیدار کو
بس نظر آجاؤ حبیب کبریا — تاب دوری نا رہی لاچار کو
آئینہ حسرت سے ہوئی آئینہ — دیکھ لیں گر آپ کے رخسار کو
جان کو جانو اسی کی جان ہے — جان جس نے دیدیا دلدار کو
جان کو جانو وہی وہ جان ہے — جان دینا جان ہے غفار کو
احمداللہ دکھا دو جمال — لعل حزیں عاجز ولاچار کو

قصیدہ

از بہر خدا احمدؐ انکھڑے کو بتا دو
اک بار دل زار کو دیدار کرا دو

یسین کے بدلے دم آخر میں محمدؐ
از بہر خدا اپنی صدا مجھکو سنا دو

ہاں آرزو ارمان یہی خواہش دل ہے
ٹھوکر سے مجھے مار کے مٹی میں ملا دو

قسمت میں نہیں آپ کا گر وصل میسر
اس خرمن ہستی کو مرے آگ لگا دو

مرجاؤں اگر صاحبو للہ یہ کیجو
لاشہ مرا لیجا کے ذرا اُن کو دکھا دو

کہدینا محمدؐ سے یہ عاصی ہے تمہارا
چاہے اسے دفناؤ یا آتش میں جلا دو

از بہر خدا احمدؐ الطاف و کرم سے
ہستی کو مری آپکے الفت میں مٹا دو

خواہش نہیں دل کو کبھی گلزار جناں کی
بس آپ کا نخل چمنستان بنا دو

یہ لعل پر عاصی کو پیا پیارے محمدؐ
از بہر خدا آپ کے کوچہ میں جگہ دو

قصیدہ

حق سے رہتی ہے صدا یہ جان و تن کی آرزو
بس رہی دل میں سدا غوث زمن کی آرزو

ٹھوکروں سے جا پڑے لاشہ مرا اس راہ میں
صاحبو مجھکو نہیں گور و کفن کی آرزو

دیکھوں گر دُرج صدف سے گوہر دندانکو میں
ناکروں ہو لے کبھی دُرِ عدن کی آرزو

انکے گیسوئے معنبر کی مہک سونگھے مشام
ناکرے ہرگز کبھی مشک ختن کی آرزو

دلکو فرحت جانکو تسکین آنکھ کو ہوئے سرور
ہر نمط مجھکو ہے اُس بوئے سمن کی آرزو

یا ملے یا نہ ملے وہ پہنچوں اُنکے در تلک
رہتی ہی ہر دم سدا یہ خستہ تن کی آرزو

دادے بغداد اقدس کا ملے گر صاحبو
مجھ دیوانہ کو نہیں سیر و چمن کی آرزو

جن کی صورت کا ہوا عاشق جناب کبریا
ہے بھری میں تیرے اس بت شکن کی آرزو

رات دن آٹھوں پہر ہے لعل عاجز کی دعا
کم نہ ہو دل سے میرے غوث زمن کی آرزو

قصیدہ

یا غوث جہاں چہرۂ انور کو دکھا دو
اک بار دل زار کو تسکین کرا دو

وا اللہ نہیں آرزو ہے خلد بریں کی — روضہ کے قریب اپنے مجھے تھوڑی جگہ دو
اے صاحبو قربان ہوں پاؤں پہ تمہارے — محبوب خدا کو مرا احوال سنا دو
خواہش نہیں دل کو کبھی گلزار جناں کی — مدفن مرا بس آپکے کوچہ میں کرا دو
گر آکے نہیں رہتے ہو کیا خاک کروں میں — یہ خانہ دل کو ابھی تم آگ لگا دو
خوابیدہ قسمت کو نہیں اپنی خبر ہے — یا پیر بس اب اپنے ترحم سے جگا دو
جز آپ کے بولوں میں کسے اے شہ جیلاں — دامانِ تمنا گل مقصد سے بھرا دو
احوال مرا آپ سے پوشیدہ نہیں ہے — یہ درد دل زار کی للہ دوا دو
معشوق خدا آرزو ہے لعل حزیں کی — دیدار دکھا کر اُسے ہستی سے اُٹھا دو

قصیدہ

نظر میں اپنے جمال احمدؐ کبھی تو پل بھر جما کے دیکھو
یہ کس کا آئینہ خانہ تن ہے خودی کو اپنے مٹا کے دیکھو
احد نے احدیت میں رہکر لباس وحدیت کا پہنا
ہے جسم آدم میں روپ کس کا دل آئینہ سا بنا کے دیکھو
جو لاالہ سے ہوا ہے باقی اسی نے پایا ہے ذات احمدؐ
کہ لہراتا ہے تن میں دریا لگا کے غوطہ پھر آ کے دیکھو
احد نے احمدؐ کو جب بنایا خود آپ اُس کا ہوا ہی شیدا
عجیب شکل محمدی ہے نقاب دل سے ہٹا کے دیکھو
بسے بصیرت میں شکل احمدؐ نہیں بصیرت ہی دیکھنے کی
مقام عشق محمدی میں خودی کو اپنے مٹا کے دیکھو
احد و احمدؐ کی مصلحت کو بغیر عارف کے کون سمجھے
کہ چشم خود بیں سے پردہ دل ذرا تو اک پل اٹھا کے دیکھو

ہم عاجزوں کو کبھی تو احمدؐ دکھا دو للہ جمال اپنا
نہ مر ہی جائیں یہ رنج و غم میں بنائے جیسا ہے آ کر دیکھو

دوئی و غفلت میں عمر کھوئے نہ سمجھے ہر دم وصال حق ہے
کسے کہے ہم یہ حال دل کا عجب ہے قدرت خدا کی دیکھو

یہ لعل عاجز کو یا محمدؐ ذرا لطف و کرم سے اپنے
در معلی تک بلا کر جمال اپنا دکھا کے دیکھو

قصیدہ

سحری کا وقت آیا ہے سحری کرو اٹھو
یہ وقت حق کا بھایا ہے سحری کرو اٹھو

رمضان کا چاند دیکھ کے شاداں ہیں مومنیں
نقارہ دیکھو بجتا ہے سحری کرو اٹھو

اے پہلوان دین محمدؐ کرو یقین
جنت اگرچہ پانا ہے سحری کرو اٹھو

آبدار خانے مسجدیں آراستہ ہوئے
کیا یہ مہینہ پیارا ہے سحری کرو اٹھو

روزہ رکھو نماز پڑھو اور پڑھو قرآن
اللہ یہ دن دکھایا ہے سحری کرو اٹھو

کرتے ہو حق کی بندگی حق اپنے فضل سے
کئی نعمتیں کھلاتا ہے سحری کرو اٹھو

غفلت میں کیا پڑے یہ مہینہ ہے وہ جناب
حق سے تمہیں ملاتا ہے سحری کرو اٹھو

رمضان کا وہ مہینہ ہے میدان حشر میں
حامی تمہارا ہوتا ہے سحری کرو اٹھو

روزہ رکھے تو ہوتا ہے دل لعل بے بہا
دیکھو ستارہ چمکا ہے سحری کرو اٹھو

قصیدہ

کھڑا ہوں دست بستہ در پہ یا غوث الورا دیکھو
ذرا دیکھو محی الدین نور کبریا دیکھو

گدائے بے سر و ساماں ہوں اور حال پریشاں ہوں
کرم کی ایک نظر مجھ پر میرے شاہ ہو نکے شاہ دیکھو

گنوائی عمر غفلت میں لٹی بستی میرے دل کی
کروں میں کس سے فریادی میرے مشکل کشا دیکھو

تکے ہیں راہزن سارے کے لوٹے نقد دل میرا
بچا لو یا محی الدین محبوب خدا دیکھو

مریض عشق ہوں شاہا دوا سے کیا مجھے مطلب
دکھا دو آپکا چہرہ کے ہو جائے شفا دیکھو

خبر لو یا محی الدین شک نہ ہے دل تھا دم
ابھی برباد ہو جائے نہ دیکھن تم ذرا دیکھو

کروں میں کس سے معروضہ جو بر آوے میرا مطلب
میرے مولا میرے آقا میرے حاجت روا دیکھو

سوائے جنس عصیاں کے نہیں پونجی میں کچھ باقی
خطائیں نظر لایا ہوں میرے مولا ذرا دیکھو

غلامِ کمترین ہوں لعل عاجز بے نوا خادم
کرم کیجے محی الدین معشوقِ خدا دیکھو

ردیف (ہ)

قصیدہ

جگا یا دین احمدؐ کو خدا آہستہ آہستہ
ہمیں بھی راستہ حق کا ملا آہستہ آہستہ

چھپایا میم کی چادر میں منہ اپنا خدا لیکن
ہمیں معلوم عارف سے ہوا آہستہ آہستہ

کہاں ہے تاب ان دیدوں میں دیکھوں وہ رخ والا
اُٹھا پردہ دکھا دینا ذرا آہستہ آہستہ

نہ رکھو دور نظروں سے کبھی اے سرورِ عالم
قریب اپنے مجھے لینا بلا آہستہ آہستہ

مکانِ لامکاں کی سیر کو حق نے جو بلوایا
بنا ہنکر گیا احمدؐ پیا آہستہ آہستہ

نہ رکھا راز کچھ مخفی خدا نے ذات حضرت سے
سبھی غنچہ خدائی کا کھلا آہستہ آہستہ

الٰہی راستہ مجھکو بتا دے کوئے احمدؐ کا
میں سر کے بل سے جاؤنگا چلا آہستہ آہستہ

خبر لو یا نبی بہر خدا را نفس سرکش نے
بھرا گھر میرا کر ڈالا تباہ آہستہ آہستہ

دعا یہ لعل عاجز کمترین کی ہے مرے مولا
قریب اپنے اُسے رکھو بلا آہستہ آہستہ

قصیدہ

ہے شان محمدؐ شان خدا سبحان اللہ ماشاء اللہ
حق انکو کہا لولاک لما سبحان اللہ ماشاء اللہ

وہ حُسن لقا تھا حضرت کا تھی حسن میں یوسفؑ اک ذرہ
عاشق تھا خدا اُس پیکر کا سبحان اللہ ماشاء اللہ

لے وحش و طیر اور کوہ و شجر تا حور ملائک جن و بشر
پڑھتے ہیں کلمہ محمدؐ کا سبحان اللہ ماشاء اللہ

معراج کی شب کو محمدؐ نے مقنعہ جو اٹھایا منہ پر سے
سب حور و ملائک نے یہ کہا سبحان اللہ ماشاء اللہ

احمدؐ کو یقیں کے دید سے اکبار کوئی دیکھے تو کہے
لاریب ہے احمدؐ ذات خدا سبحان اللہ ماشاءاللہ

جو خاص مکاں ہی خالق کا اسمیں ہے محمدؐ جلوہ نما
کیا شان نبی ہے صل علیٰ سبحان اللہ ماشاءاللہ

اللہ سے ظہور ہی احمدؐ کا احمدؐ سے ظہور ہی اللہ کا
اک رنگ عجب ہی ان دو کا سبحان اللہ ماشاءاللہ

حضرت کے تئیں قربت وہ ہوئی معراج کی شب کو خالق سے
پردہ نہ رہا وہاں وحدت کا سبحان اللہ ماشاءاللہ

ہیں چار خلیفہ حضرت کے صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
ہر اک تھے مثل در بے بہا سبحان اللہ ماشاءاللہ

جو شہر مدینہ جاتا ہے بیساختہ ہو وہ کہتا ہے
فردوس یہ ہے یا عرش علی سبحان اللہ ماشاءاللہ

تعریف کرے کیا لعلؔ زباں جنکی ہو ثنا خواں دو نو جہاں
جامہ ہے محمدؐ قدرت کا سبحان اللہ ماشاءاللہ

قصیدہ

تم کو اگر میں پاؤں خواجہ
دل میں جگر میں چھپاؤں خواجہ

بتلا دو صورت اک بار آکر
تم پر بل بل جاؤں خواجہ

بھڑکی ہے سینے میں آتش فرقت
کب تک میں دل کو جلاؤں خواجہ

لوٹا ہے رہزن نقدِ عمل کو
تم بن میں کس کو سناؤں خواجہ

میدانِ محشر میں پیش خدا را
کیوں کر میں تم پاؤں خواجہ

ہجر الم سے بے دست و پا ہوں
رو رو کے تم کو بلاؤں خواجہ

لعلِ حزیں کی تجھ سے دعا ہے
جلد لگا پار ناؤں خواجہ

قصیدہ

دکھ جائے مجھ کو یارب غوث الورا کا چہرہ
ہے چشم دل میں میرے وہ مصطفیٰ کا چہرہ

شمس و قمر ستارے ہوتے ہیں صدقے ہر دم
واللہ کیا عجب ہے وہ مہ لقا کا چہرہ

اللہ جس کا سمجھو خود ہو گیا تھا شیدا
سمجھو تو کیسا ہوگا ناز و ادا کا چہرہ

صدقے میں مصطفیٰ کے دکھلا دے مجھ کو یارب
وہ ذات پاکِ اطہر نور ضیا کا چہرہ

جان و جگر میں دل میں ہو جائے روشنائی
آئے نظر جو اک دم نورِ خدا کا چہرہ

کیا وصف کوئی کریگا سردار اولیا کی
جامع ہے پنجتن کا شاہ ہدا کا چہرہ

غوث و قطب و ابدال کہتے ہیں جانو دل سے
کیا شان کبریا ہے وہ پیشوا کا چہرہ

تاریکئے لحد میں پڑ جائے گا اجالا
آئے نظر میں جس کے وہ مقتدا کا چہرہ

صدقے سے پنجتن کے لعل حزیں کو یارب
دیکھ جائے کوئی دم تو غوث الورا کا چہرہ

ردیف ی

قصیدہ

خدا نے دو جہاں پیدا کیا نور محمدؐ سے
عیاں اپنے خدائی کو کیا نور محمدؐ سے

نہ تھے پیدا محمدؐ مصطفےٰ تو کچھ نہ تھا پہلے
خلائق پر خدا ظاہر ہوا نور محمدؐ سے

مقیم ارض و سما لوح و قلم شمس و قمر فردوس
بنے جن و ملک انس انبیا نور محمدؐ سے

اور انجم آب و آتش خاک باد و کوہ سب اشجار
ہویدا طائراں دریا ہوا نور محمدؐ سے

بنے اول یہ جزو کل سے مگر آخر نبی ٹھہرے
خدائی کا معمہ کھل گیا نور محمدؐ سے

مزے نے رنگ نے بو نے لطافت نے نزاکت نے
فخر ہر ایک نے حاصل کیا نور محمدؐ سے

خدا ان کا ہوا عاشق خدا کے یہ ہوئے عاشق
محبت کا ہمیں رستہ ملا نور محمدؐ سے

لکھے گا کیا کوئی اس نور اقدس کی حقیقت کو
ملا خالق کو قدرت کا مزا نور محمدؐ سے

مٹا کر لعل ہستی کو نظر کر دل کے دیدوں سے
نظر آئے تجھے نور خدا نور محمدؐ سے

قصیدہ

ہجر میں جان جاتی ہے میری چلی اے احمدؐ پیارے خبر لو میری
تمرے عشق کی آگ ہی تن میں لگی اے احمدؐ پیارے خبر لو میری

تورے دیکھن کو نینوا ترسے ہجر میں دل مرا رات دن تڑپے
منہ سے میم کی چادر اٹھا کے وزی اے احمدؐ پیارے خبر لو میری

تھے عدم میں پہلے اپنا شیدا کیا وصل ہم سے ہستی میں وعدہ کیا
پھر جدائی تھیں کیسے کیسی نبی اے احمدؐ پیارے خبر لو مری
شہر میں دل کو نہیں ہے قرار مجھے گلشن دہر کے گل ہیں خار مجھے
چین پا جائے دل ترے پائے گلی اے احمدؐ پیارے خبر لو مری
ڈھونڈتے تم کو پھرتی ہے جان در بدر کہیں آتی نہیں ہی وہ صورت
حق ملانے کی لاتا ہے کون گھڑی اے احمدؐ پیارے خبر لو مری
اے میرے پادشاہ دو جہاں تم پہ قربان ہے یہ مرا جسم و جان
بس نظر آؤ مجھکو ہے میری خوشی اے احمدؐ پیارے خبر لو مری
ہم نے ہستی میں آنے کی پائی سزا بس ملو آپ سے آکے بہر خدا
تاب دوری کی دل میں ذری نا رہی اے احمدؐ پیارے خبر لو مری
نفس امارہ نے مجھکو زیر کیا بوجھ بار گناہ کا ہے سر پہ دیا
ڈوبتی بحر عصیاں میں کشتی مری اے احمدؐ پیارے خبر لو مری
لعلؔ عاجز غلام آپ کا روسیاہ ہجر سے آپکی ہے سدا مبتلا
ہند میں رو رو کہتا وہ یوں ہر گھڑی اے احمدؐ پیارے خبر لو مری

قصیدہ

قدرت حق ہے عیاں سب مصطفےٰ کی سامنے
راز دل چھپتا نہیں اہل صفا کے سامنے

بار عصیاں سے خمیدہ ہوں مگر یہ عرض ہے
آبرو رکھ لو نبی میری خدا کے سامنے

تھرتھراہٹ اب تلک شمس و قمر کی نا گئی
ایک شب آئے تھے اس بدرالدجیٰ کے سامنے

وار کراں کے قدم پر نقد دل یہ پھینکدوں
آئے وہ نور خدا گر مجھ گدا کے سامنے

حضرت آدم سے آدم کا کیا حق نے ظہور
جسم آدم آب و گل تھا مصطفےٰ کے سامنے

کس نبی کو مرتبہ اس طرح کا حاصل ہوا
آئینہ تھے دو جہاں شمس الضحیٰ کے سامنے

وہ رخ انوار اطہر ہے رسول اللہ کا
آئینہ حیران تھا اس مہ لقا کے سامنے

حشر کے دن مجرموں کو قصر جنت دیویں گے
کام ادنیٰ سایہ ہے خیر الوریٰ کے سامنے

جاہ حشمت کی نہیں ہی لعلؔ کے دل میں ہوس
دم نکل جائے اگر بس مصطفےٰ کے سامنے

قصیدہ

بخت خوش ہوتے تو ہم کعبہ کو جایا کرتے
اپنے آنکھوں سے در پاک لگایا کرتے

دیکھتے آنکھوں سے جب روضہ سلطان رسل
جذبۂ شوق میں سر اپنا جھکایا کرتے

بخت کم بخت اگر اوج پہ ہوتا اپنا
شہر یثرب کے بیاباں میں بسیرا کرتے

سامنے روضۂ اطہر کے جھکا کر سر کو
ہجر غم دل کا سب حضرت کو سنایا کرتے

لاکھ روکے نہیں رکتا ہے چلا جاتا ہے
اپنے الطاف سے وہ جس کو بلایا کرتے

اس رخ پاک کو گر دیکھ لیں ان آنکھوں سے
سر بسر خشمونسے سر چشم کو صدقہ کرتے

یا نبیؐ خانہ حق آپ کہے ہیں دل کو
کیوں نہیں اپنے مکاں آپ ہی آیا کرتے

آستانہ سے چمٹ جاتے جبیں رکھ دیتے
حسرتیں دل کی سبھی اپنے مٹایا کرتے

تن بیجان میں جان لاکھوں کی آجاتی تھی
لعلؔ لب احمدؐ مرسل جو ہلایا کرتے

قصیدہ

ہمیشہ روئے احمدؐ کا تصور جس کو رہتا ہے
ہر اک دم ہر گھڑی ہر آن اس کو اک تماشا ہے

وہ نقشہ ہے محمدؐ کا جو دیکھے آئینہ دل میں
اٹھا کر میم کا مقنع خدا صورت دکھاتا ہے

لباس نور پہنا دو جہاں نے انکے باعث سے
سراپا ذات احمدؐ خاص ذات کبریا کا ہے

نہیں ممکن بچے کوئی شفاعت سے قیامت میں
ہمیں کیا سارے نبیوں کو بھروسہ مصطفےٰ کا ہے

محبت میں محمدؐ مصطفےٰ کی یہ نیا ڈھنگ ہے
جو پایا آپ کو وہ اپنی ہستی کو مٹایا ہے

سبھی احوال درد دل سناؤنگا میں احمدؐ کو
خدا جانے مدینہ کب خدا مجھکو دکھاتا ہے

مٹا کر اپنی ہستی کو جو دیکھے ذات احمدؐ کو
کھلے گا بالیقیں نقشہ خدا کا مصطفےٰ کا ہے

ہمیں لازم نہیں دنیا خدا کو غیر سے نسبت بچا لو یا محمدؐ بجز آفات زمانے سے	کہیں کیا شکل احمدؐ میں خودی خود آپ آتا ہے غلام یہ لعل عاجز کمترین ادنیٰ تمہارا ہے

قصیدہ

از بہر خدا احمدؐ پیارے صورت اپنی بتا دیجے
کروا کے مجھے درشن اپنا یہ جان حزیں کی دوا دیجے
کروں ہجر میں کب تک آہ و فغاں باقی نہیں تن میں تاب و تواں
از راہ کرم اک بار ذرا مقنع سے چہرہ دکھا دیجے
مری ناؤ بھنور بیچ دھار پڑی عصیاں کی ہے بحر کو موج زنی
اے ناخدا اپنے ترحم سے میری ناؤ کو پار لگا دیجے
غم فرقت میں دل ہے بریاں دن رات ہی ہجر میں آہ و فغاں
اکبار ذرا محبوب خدا مجھے اپنا جمال دکھا دیجے
نہیں چین ہے دل کو فرقت میں کٹی عمر مری سب حسرت میں
دکھلا کے جمال اپنا احمدؐ دل گریاں کو سمجھا دیجے
جز آپ کے میں اے شاہ جہاں کسے جا کے سناؤں یہ درد نہاں
کروا اتنا رحم میرے مولا مجھے اپنے حضور جگا دیجے
اس لعل غلام ادنیٰ کو شہا ترساؤ نہ ہجر میں بہر خدا
بلوا کے مدینہ میں للہ بس اپنا جمال دکھا دیجے

قصیدہ

محمدؐ کی خدا نے کیا عجب صورت بنائی ہے
کہ اس صورت سے صورت دو جہاں کی خلق پائی ہے
اگر حاصل بصیرت ہے تو دیکھے دیدۂ دل سے
کہ پتلی نور کی کس طرح پتلی میں سمائی ہے

محمدؐ سا مزا کس نے خدائی کا نہیں لوٹا
خدا کی ہے خدائی پر محمدؐ کی بن آئی ہے

بصیرت جس کو حاصل ہے نظر کرتے ہیں وہ ہر دم
خدا میں مصطفےٰ میں کس طرح کی آشنائی ہے

جدا وحدت کی دریا سے ہوا جب وہ دریکتا
مزا یہ ہے کہ دریا آ کے اُس دُر میں سمائی ہے

وہی پایا خدا کو جس نے پایا ذات احمدؐ کو
عجب ان کے محبت کی ارے یارو صفائی ہے

لے جاؤ کھینچتے کوئی مجھے للہ ذرا یارو
اگر کوئے نبی تک تم کو گر ہوے رسائی ہے

نکل جائے مرا دم ان کے نعلین مبارک پر
خداوندا ترے سے بس یہی حاجت روائی ہے

تصدق جان و دل ہے لعلؔ کا اُس نور اقدس پر
کہ جس کے نور سے سب دو جہاں نے نور پائی ہے

قصیدہ

چاند سی صورت اپنی دکھا دو احمدؐ پیارے وہ کملی والے
میم کی گھونگٹ کو سرکا دو احمدؐ پیارے وہ کملی والے

ہجر میں دل کو چین نہیں ہے شام و سحر موری نیناترس ہی
اک بار کبھی مکھڑے کو بتا دو احمدؐ پیارے وہ کملی والے

شوق لقا اور ہجر میں مولا دیدہ ہوا نا دیدہ یہ مرا
مقنع اُٹھا کے چہرہ دکھا دو احمدؐ پیارے وہ کملی والے

خانہ دل جو میرا ہے قبلہ تم کو اگر منظور نہیں ہے
آگ لگا کر اُس کو جلا دو احمدؐ پیارے وہ کملی والے

عمر سبھی غفلت میں گنوائے تم میرے مولا فضل و کرم سے
رنگ دوئی کو دل سے مٹا دو احمدؐ پیارے وہ کملی والے

کھو کر پونجی نقد عمل کی سر تا پا عصیاں سے میں بھرا ہوں
اپنے کئے کی لاج نبھا دو احمدؐ پیارے وہ کملی والے

ہستی میں تم نے لائے عدم سے چین پڑے کیوں تم بن دل کو
للہ اپنے کوچہ میں جا دو احمدؐ پیارے وہ کملی والے

دیدہ میں دل میں ہر میں لہو میں رہتے ہو ہر دم پردہ نشیں تم
بہر خدا اک جھپکی دکھا دو احمدؐ پیارے وہ کملی والے

ہر دم دعا ہے لعلؔ حزیں کی اپنے تراحم فضل سے مولا
روضہ دکھا کر مکھڑا بتا دو احمدؐ پیارے وہ کملی والے

قصیدہ

زمیں پر گیا ہے نازل رحمت خلاق اکبر ہے
ہوا کرتا جہاں پر ذکر میلاد پیمبر ہے

مزا نادر ہے دیکھو ذکر میلاد پیمبر میں
کہ پانی سیپ سے ٹپکا تو نکلا بن کے گوہر ہے

سند عین الیقیں کو ہے محمد کے شمائل سے
کوئی کیا جانئے علم الیقیں جو راز داور ہے

محمد خاص بندے ہیں خدا کے گر یقیں سمجھو
چھپایا میم کی مورت میں منہ اپنا مصور ہے

صفت نور محمدؐ کی بشر کیا کر سکے کوئی
کہ جس کے نور کا ذرہ بنا خورشید قادر ہے
جدا ہو وحدیت سے جب ہوا مسند نشیں آ کر
کیا کونین کو اک آئینہ وہ نور انور ہے
خبر لو یا محمدؐ مصطفیٰ کیوں کر کٹے منزل
گراں بوجھ گناہوں کا گنہ گاروں کے سر پر ہے
نہیں خواہش ہے ہم کو حشر کے دن آب کوثر کی
ہمیں دیدار حضرت آب رحمت آب کوثر ہے
دکھادے لعل کو یارب محمدؐ کا رخ والا
نکل جائے نہ دم فرقت میں یوں ہی خوف اور ڈر ہے

قصیدہ

کیا خوف ہے دنیا میں مجھے چرخ کہن سے
امید ترحم کی ہے محبوب زمن سے
رکھا ہے جو سینہ میں چھپا وہ رخ مہتاب
واللہ نہ گھبرائے گا سورج کی کرن سے
یارب ہے تمنا رخ محبوب خدا کو
تکتا رہوں دم جائے نکل میرا یہ تن سے
جس دل میں بھرا عشق ہے محبوب خدا کا
محفوظ دم نزع ہو شیطان کے فن سے
یاد رخ محبوب میں جو روتے ہیں ہر دم
وہ اشکوں کو ہے فخر فزوں دُرّ عدن سے

کیوں جان کو صدقہ نہ کروں نام پہ اُن کے
کونین میں ہے فخر مجھے ان کے چرن سے

بو سونگھ لی محبوب کے زلفوں کی کسی نے
تا عمر کبھی سیر نہ ہو مشک ختن سے

جو یاد میں مرجائے گا محبوب خدا کے
شاداب چلا جائے گا ہستی کے چمن سے

محبوب کی الفت کا رکھا داغ جو دل پر
رنگ داغ کا ہے لعل فزوں لعل یمن سے

قصیدہ

اُمت کا دل شاد کرو وہ رف رف والے
اس گھر کو آباد کرو وہ رف رف والے

حق نے تم کو بلوایا کس شوق سے حضرت
ویسا ہم کو یاد کرو وہ رف رف والے

اپنے سے تم آپ ملو بس ہم سے آکر
دل سے غم آزاد کرو وہ رف رف والے

حق نے تمکو شاد کیا معراج کی شب کو
ہم کو تم فرہاد کرو وہ رف رف والے

نامہ حق کو محشر میں کس رو سے ہم دیکھیں
تم ہی اس پر صاد کرو وہ رف رف والے

رحم کرے گا خالق نے محشر میں ہم پر
تم رحمت ایجاد کرو وہ رف رف والے

صدقہ ہے معراج کا اس لعلؔ کے دل سے
رنج و غم آزاد کرو وہ رف رف والے

قصیدہ

یارب دکھا دے چہرۂ غوثؓ انور اب مجھے
فرقت اذائیں دیتی ہیں بے انتہا اب مجھے

جز وصل غوث پاک کے دل کو نہیں ہے چین
کیا جانے کب ملاتا ہے ان سے خدا اب مجھے

دیدہ سے دیدہ باندھ کے تکتا رہوں مدام
گر سامنے کھڑا کرے وہ مہ لقا اب مجھے

محبوب پیارے جلد دکھاؤ جمالِ پاک
تاب مفارقت کی نہیں ہے ذرا اب مجھے

سر چشم سے میں جاؤں کروں نذر دل مرا
بلوائے اپنے در پہ شہ اولیا اب مجھے

یا محی الدین بہر خدا بہر مصطفےٰ
دکھلا دو اپنا چہرۂ بدرالدجیٰ اب مجھے

یا پیر اُس زمین کے قابل نہیں ہوں میں
لیکن تم اپنے فضل سے دلوا دو جا اب مجھے

محبوب پاک اپنے ترحم و لطف سے
اک بار اپنا چہرۂ انور دکھا اب مجھے

اس لعلؔ کمترین کی دن رات ہے دعا
بلوا لو اپنے کوچہ میں شمس الضحیٰ اب مجھے

قصیدہ

جلوہ مرے محبوب کا ہر شے میں نہاں ہے
یہ رمز فقط اہل بصیرت پہ عیاں ہے

طاقت ہے کہاں دیکھے جو وہ چہرۂ انور
بس شیفتہ اس مکھڑے پہ خود رب جہاں ہے

وہ اپنے ترحم سے نظر آتے ہیں ہم کو
ہم دیکھنا چاہیں تو ہمیں تاب کہاں ہے

کیا مرتبہ ہے سوچیو محبوب خدا کا
جو خاص مکاں ان کا ہے وہ حق کا مکاں ہے

تشریف لئے آتے ہیں واں سرورِ کونین
ہوتا ہے جہاں غوث معظمؓ کا بیاں ہے

بے خوف و خطر جائے وہ جنت میں یقیناً
صدقہ کیا محبوب پہ جس نے دل و جاں ہے

معشوق ہے اللہ کا محبوب دو عالم
پوشیدہ نہیں اس سے کوئی راز نہاں ہے

مختار کیا اپنی خدائی کا خدا نے
معشوق ہے اللہ کا محبوب جہاں ہے

سر تا بہ قدم نور ہے وہ ذات مقدس
کیا وصف کرے لعلؔ کہاں اس کی زباں ہے

قصیدہ

مکاں لامکاں شیر خدا ہے یقیں ذات علی مشکلکشا ہے

اُنھیں دیکھا سو وہ دیکھا خدا کو
بلا عین علیؓ ذات خدا ہے
نہ سمجھو ان کو ظاہر ہیں زمیں پر
مکان مرتضےٰؓ عرش علا ہے
علیؓ دریائے وحدت کا ہے پایا
جو سمجھا آپ کو فانی ہوا ہے
یقیں وہ ہیں کہ جو دیکھے علیؓ کو
دکھا اُس کو جمال مصطفےٰ ہے
کسے طاقت ہے جو دیکھے علیؓ کو
خدا خود آپ کا محو لقا ہے
اُٹھایا ہے خزینہ معرفت کا
علیؓ مشکلکشا شیر خدا ہے
چڑھایا دوش پر اپنے نبیؐ نے
یہ رتبہ دوسرے کو کب ملا ہے
تمنا ہے یہی لعلؔ حزیں کی
علیؓ فرمائیں یہ میرا گدا ہے

قصیدہ

جوش طرب ہے محفل میلاد کے لئے
مژدہ نوید ہے دل ناشاد کے لئے
باغ جہاں کے قمریاں کہتے ہیں کون ہے
شمشاد سرنگوں ہے وہ شمشاد کے لئے
نام محمدی کو خدائے کریم نے
اکسیر کر دیا دل فولاد کے لئے
اوج فلک سے تا بہ زمیں دھوم دھام ہے
آئے ہیں شاہ ہر دل ناشاد کے لئے
بولیں گے روز حشر گنہگار مصطفےٰ
فریاد رس ہم آئے ہیں فریاد کے لئے
ساغر پیا ہوں وصل کا دن رات مست ہوں
زاہد نہ حکم شرع ہے آزاد کے لئے
جاگیر میری خلد ہے بہشت خدا کہوں
لایا ہوں عشق احمدی استاد کے لئے
حق نے جو چاہا کن میں ہو کونین کا ظہور
نور محمدی بنا بنیاد کے لئے
اندیشہ مصیبت کا نہ کر لعلؔ دل حزیں
مشکلکشا ہیں حشر میں امداد کیلئے

قصیدہ

زبان و دل سے ذکر احمدؐ دم بدم نکلے
اسی ذکر جمالی میں مرا یہ تن سے دم نکلے

تصور اُس پری رو کا ہے دل میں ہر گھڑی ہر دم
کہ جس کے شوق میں ملک عدم سے تا عجم نکلے

تمھارے آتش فرقت میں احمدؐ دل ہوا بریاں
درون دل سے کب تک درد دل بنکر الم نکلے

ہمیں سے ہم گذرتے ہیں خبر کیا غیر کی ہم کو
عدم اپنا وطن ہستی میں آکر منعدم نکلے

نظر آتے نہیں احمدؐ بنا کر شیفتہ اپنا
جگر سے جان سے کبتک صدائے رنج و غم نکلے

رکھو محشر میں میری ابرو اے سرور عالم
سبھوں کے سامنے میری نہ اسدم چشم نم نکلے

بسے نہ غیر کی بستی میرے اس خانہ تن میں
میں ڈھونڈوں آپ اپنے کو تو احمدؐ غم ہی تم نکلے

شب اسرا ملک شمس و قمر قربان ہوتے ہیں
مکاں سے جانب حق جب نبیؐ والا حشم نکلے

تمنائے دلی ہے لعلؔ عاجز کو خدا وندا
نبیؐ کے پائے اقدس پر تڑپکر تن سے دم نکلے

قصیدہ

جب عشق نبیؐ دل میں پیدا ہوا ہے
جو مجنوں سا دل تھا سو لیلیٰ ہوا ہے

یقیں وہ ہے چہرہ محمد نبیؐ کا
جو دیکھا ہے اک دم وہ شیدا ہوا ہے

مزہ وہ ہے عشق محمد کا پایا
کے ہستی میں ہستی سے جویا ہوا ہے

تھے مفقود دونوں جہاں ذات حق سے
محمدؐ کے باعث ہُویدا ہوا ہے

یہی فضلِ رحمان کا ہے سمجھ لو
کہ نامِ نبی دل کا مالا ہوا ہے

کہا حق تعالیٰ نے اے میرے احمدؐ
تمہارا ہوا سو ہمارا ہوا ہے

کسی پر نہیں بھید اب تک کھلا یہ
نبیؐ پر خدا کیسا شیدا ہوا ہے

منزّہ ہے جب جسم سے ذاتِ باری
کہو آئینہ کس سے پارہ ہوا ہے

زباں ذاتِ مطلق کو بالکل نہیں ہے
کہو کون مصحف کا گویا ہوا ہے

خدا خود بہ شکلِ عرب میں ہو ظاہر
وہ نظارہ گاہِ تماشہ ہوا ہے

محمدؐ کے صدقے سے اے لعلؔ عاجز
سبھی خلق کا بول بالا ہوا ہے

قصیدہ

قسمت کی کبھی اپنے بھلائی نہیں ہوتی
کوچے میں محمدؐ کے رسائی نہیں ہوتی

گر دل کو اگر اپنا نہیں کرتے محمدؐ
اللہ کی پھر اوس میں سمائی نہیں ہوتی

ہوتے نہ اگر ذاتِ محمدؐ کبھی پیدا
اللہ کی واللہ خدائی نہیں ہوتی

ہوتے نہ شفاعت کیلئے شافعِ محشر
محشر میں کسی کی بھی رہائی نہیں ہوتی

دیکھا نہ کبھی جا کے مزارِ شہِ کونین
پھوٹے سے بھی طالع کی بڑھائی نہیں ہوتی

گلزارِ خلیل اللہ پہ ہوتی نہیں آتش
گر نامِ محمدؐ کی دہائی نہیں ہوتی

زاہد تجھے جب تک کہ نہ ہو حسن پرستی
اس آئینہ دل کی صفائی نہیں ہوتی

کیوں کر نہ ہو برباد میری خاکِ پسِ مرگ
دربارِ محمدؐ میں رسائی نہیں ہوتی

مایوس نہ ہو لعلؔ تصدق سے نبیؐ کے
عقدوں کی ترے عقدہ کشائی نہیں ہوتی

قصیدہ

بلا عینِ عرب احمدؐ عرب ہے
محمدؐ کا عجب کچھ ایسا ڈھب ہے

ہوئے ہیں انبیاء لاکھوں ہی پیدا
محمدؐ سا کہاں معشوق رب ہے

ہیں بندے مصطفےٰ لیکن خدا کے
مگر بندے خدا کے اُنکے سب ہے

کلامُ اللہ سے ثابت ہے ہم کو — کلام حضرت کلام عین رب ہے
ہُوَالاوّل ہوالآخر کا مطلب — محمد کا سُنو حسب و نسب ہے
جُدا اک دم نہیں اللہ سے محمد — جدا ہم جان لیں جائے ادب ہے
ہر اک شئے میں ہے جلوہ گر محمد — ہمیں وہ آنکھ نے کی آنکھ کب ہے
لکھیں کیا نعتِ حضرت لعل عاجز — یقیں سمجھو انہیں کا ہی سبب ہے

قصیدہ

واللہ عجب شان رسول دوسرا ہے — صورت میں محمد ہو وہ سیرت میں خدا ہے
دیدار محمد پہ یہ دل ہو گیا شیدا — دریائی کا قطرہ محو دریا میں ہوا ہے
دیکھے کوئی کیا دیدہ ونسے دیدار محمد — حاصل نہیں جو دل کے تئیں چشم ضیا ہے
معلوم نہیں حال جو معراج ہوا کیا — در پردہ جو پردوں میں تھا بے پردہ ہوا ہے
عارف سے کوئی پوچھو تو اُس دم کی حقیقت — یہ دم ہے جو آدم کا سو بندہ ہے خدا ہے
اللہ کی قسم رُویتِ حق کی نہیں پرواہ — دیوانہ دل شکلِ محمد کا ہوا ہے
دیکھلا دو رُخ والا تمہارا یا محمد — دل سے دلِ دیوانہ یہ ہستی میں ہوا ہے
وہ نام محمد ہے یقیں سمجھو خدا نے — قدرت کا خلاصہ اُنہیں حرفوں میں کہا ہے
اے رحمۃ اللعالمیں یہ لعلِ حزیں کو — دکھلا دو جمال آپ کا گو سب میں بڑا ہے

قصیدہ

یوں انبیا ہے سرور ذیشاں کے سامنے — انجم ہیں جیسے مہر درخشاں کے سامنے
مصحف کے آگے اور صحیفوں کی قدر کیا — رتبہ ہے کیا زبور کا قرآں کے سامنے
کوئی نبی کے مثل نہیں ایک بھی چمن — کہدوں گا حشر میں یہی رضواں کے سامنے
شرمندہ ہوں گنہ سے کیا منہ دکھاؤں گا — جاؤں گا کس طرح سے میں یزداں کے سامنے
آئے قضا سفر میں مدینہ کے اے خدا — ہو اپنی قبر گورِ غریباں کے سامنے

کیا سامنا ہوں کا کرے لعل بے بہا | کیا ہے عقیق لعل بدخشاں کے سامنے

قصیدہ

تصور غوث اعظم کا میرے ہر دم ذہن میں ہے | جگر میں سینہ میں پہلو میں دلمیں جان و تن میں ہے
مکاں غوث اعظم کا پتہ چاہے نہیں ملتا | عیاں سے دیکھ لو اونکا مکاں ملک علن میں ہے
گل نور محمد کی نزاکت کیا کہوں تم سے | نہ یہ ڈھب سیونتی چمپا چنبیلی نسترن میں ہے
مشام ایسا معطر ہو نہ سونگے عمر بھر تم سے | یہہ خوشبو دوستو محبوب حق کہ پیرہن میں ہے
تصور غوث اعظم کا کوئی دیکھے حقیقت سے | رواں کسطرح سے شمس و قمر چرخ کہن میں ہے
کوئی مشکل میں کہہ اوٹھا اغثنی یا محی الدین | مدد کرتے ہیں دم بھر میں اگر دشت ختن میں ہے
قسم اللہ کی کہتا ہوں میں اوسکو یقین جانو | میرے محبوب کی الفت کا کچھ اب یہ یمن میں ہے
ہل جاتا ہے جی صحرا میں بغداد مبارک کی | کہ روح کو تازگی حاصل نہ یوں سیر چمن میں ہے
غلام لعل کو یا پیر دیکھلا دو رخ والا | فقط اب پابہ گو نہیں گویہ جان باقی بدن میں ہے

قصیدہ

بغداد مجھے دیکھلاوے خدا چادر میں چڑہاؤں پھولونکی
یہ صدقہ کر تن من اپنا چادر میں چڑہاؤں پھولونکی
تن من سے جدا من تن سے جدا کب تک سہوں جھگڑا تن من کا
جان نظر کروں تن من اپنا چادر میں چڑہاؤں پھولونکی
ناچار غریب اور مفلس ہوں فرقت میں ہمیشہ روتا ہوں
بلوالو مجھے محبوب خدا چادر میں چڑہاؤں پھولونکی
فرزند علی ہو نور نبی محبوب خدا ہے ذات تیری
اک بار دکھا روضہ اپنا چادر میں چڑہاؤں پھولونکی
جیو داودی چنبیلی بٹ مگرا اور موتیا گلاب سیونتی کیوڑا
اور چمپا نرگس کر ایکجا چادر میں چڑہاؤں پھولونکی

ہے دل میں تصور صبح و مسا دیکھوں میں اگر روضہ تیرا
ہوں جا نو جگر سے اپنے فدا چادر میں چڑھاؤں پھولونکی

دوری سے تیرے محبوب خدا غربال بنا سینہ میرا
لے مجھکو بلا میرے مولا چادر میں چڑھاؤں پھولونکی

بغداد کو یاں سے جاؤنگا روضہ میں تیرا جب دیکھونگا
سجدے میں جھکا کر سر اپنا چادر میں چڑھاؤں پھولونکی

معشوقِ خدا محبوب خدا ہے لعل حزیں کی تجھسے دعا
دکھلادے مجھے روضہ اپنا چادر میں چڑھاؤں پھولونکی

قصیدہ

یا پیر ترے عشق میں مجکو فنا ہے ۔۔۔ ہر دم تصور آپ کا دل میں بندھا ہے
شاہی سے کام ہے نہ امیری سے کچھ غرض ۔۔۔ آٹھوں پہر یہ آپکے در پر پڑا رہے
جا جاکے ترے در سے سبھی فیض پاتے ہیں ۔۔۔ کیا ہند میں غلام یہ منہہ دیکھتا رہے
محبوب میرے آؤ نظر دیر مت کرو ۔۔۔ نادیدہ دیدہ دید میں کبتک بندھا ہے
دل کو بغیر وصل کے آنا نہیں ہے چین ۔۔۔ کب تک تپ فراق میں یہ مبتلا رہے
کوئی کھینچتا لیجاوے نہ جینے کی ہے ہوس ۔۔۔ محبوب کی گلی میں یہ لاشہ پڑا رہے
للہ میرا معروضہ اتنا کرو قبول ۔۔۔ مرنے کے وقت سامنا بس آپ کا رہے
یا رب ترے جناب سے گر مجھہ کو یہ عطا ۔۔۔ یا غوث دل سے ذکر زباں سے جدا رہے
سب بادہ نوش آپ کے محو وصال ہیں ۔۔۔ بے کیف ذوق لعل یہ کیا آپ کا رہے

قصیدہ

واللہ محمد کی عجب عظمت و شاں ہے ۔۔۔ توصیف میں اُن کے مری قاصر زباں ہے
دیدے کی سیاہی نے ضیا کو نہیں سمجھا ۔۔۔ کیا جانے بھلا دوسرا احمد کا نشاں ہے

سنگ و شجر و برگ و گل و رنگ و بو سے
ہر آن ضیاء نور محمد کی عیاں ہے

کس منہ سے کروں نور محمد کی حقیقت
اوس نور سے معمور ہوئی دونو جہاں ہے

جس جسم کو سایہ نہ ہو کیا کہتے ہیں اس کو
بتلاؤ مجھے ذات محمد میں گماں ہے

میں ذات محمد کو خدا کہہ نہیں سکتا
یہ رمز جو ہے اہل بصیرت پہ عیاں ہے

ہے عرش سے تا فرش تلک نور محمد
بے قید و نشاں جا لو محمد کا مکاں ہے

اے بندہ خدا پردہ تعین کا اٹھا کر
دیکھو تو محمد میں خدا آپ نہاں ہے

ایک بار نظر لعل کو آجاؤ محمد
قربان یہ سب آپ پہ حاضر دل و جاں ہے

الوداع

الوداع کیا ہم سے رمضان ہو چلے
الوداع کیا ماہ احسان ہو چلے
الوداع کیا ماہ ذیشان ہو چلے
الوداع کیا ماہ غفران ہو چلے

الوداع کیا ماہ عرفان ہو چلے
الوداع کیا نور ایمان ہو چلے

آتا ہے جب وقت یہ ماہ صیام
مومنین ہو جاتے ہیں سب شاد کام
کہتے ہیں خندہ دہن ہو کر تمام
رویت حق ہو گی ہم کو صبح و شام

الوداع کیا ماہ عرفان ہو چلے
الوداع کیا نور ایمان ہو چلے

مومنان آنے سے اوسکے شاد ہیں
ذکر حق سے دل سبھی آباد ہیں
شرک بدعت سے ہر اک آزاد ہیں
تو چلا کرتے سبھی فریاد ہیں

الوداع کیا ماہ عرفان ہو چلے
الوداع کیا نور ایمان ہو چلے

ہائے ہائے کیا بڑی غفلت کیا
مفت یہ ماہ مبارک کھو دیا

ایکدم طاعت نہ کی حق کی ادا — کچھ مزا اس سے نہیں حاصل کیا
الوداع کیا ماہ عرفاں ہو چلے
الوداع کیا نور ایماں ہو چلے

ہائے ہائے سال بھر جیتے رہیں — پھر تیرے سے ماہ انور ہم ملیں
چھوڑ کر بستی کو جا جنگل بسے — ہجر غم اپنا سبھی کس سے کہیں
الوداع کیا ماہ عرفاں ہو چلے
الوداع کیا نور ایماں ہو چلے

ذکر حق سے دل ہر اک معمور ہے — روز و شب تجھ میں برستا نور ہے
تجھ سے ہر دم موماناں مسرور ہے — تو چلا ہر اک ہوا رنجور ہے
الوداع کیا ماہ عرفاں ہو چلے
الوداع کیا نور ایماں ہو چلے

تو عجب ہے فیض کا ماہ منیر — شاد ہر مومن سے ہے رب قدیر
دل سبھوں کے کر چلا اپنا اسیر — تیری الفت میں مزا ہے شہد و شیر
الوداع کیا ماہ عرفاں ہو چلے
الوداع کیا نور ایماں ہو چلے

کیا بیاں تیرا کریں ہم مرتبہ — تیرے باعث ہم سے خوش تھا کبریا
تھی ہر اک جائے تراویح کی صدا — رات دن ذکر خدا کا شوق تھا
الوداع کیا ماہ عرفاں ہو چلے
الوداع کیا نور ایماں ہو چلے

تو عجب تھا فیض کا ماہ خصال — دل تھا ہر مومن کا تجھ سے لال لعلؔ
اب سہے کیونکر ترا رنج و ملال — جلد دکھلائے خدا تیرا جمال

الوداع کیا ماہ عرفاں ہو چلے
الوداع کیا نور ایماں ہو چلے

قصیدہ

محمدؐ کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا ہے — ردائے میم کی گھونگھٹ میں منہ اپنا چھپایا ہے
عجائب ڈھنگ ہے اُسکا سمجھ میں کسکے آیا ہے

آپ تماشا اپنا دیکھا آپ ہوا مسرور — کن کے حکم ہیں دونوں جہاں سب کر دیا معمور
ارادہ شوق میں جب آئینہ خانہ میں آبیٹھا — عیاں وحدت کی دریا سے ہوا اکماہ کا ٹکھڑا
خدا بیساختہ اسوقت اُسکا ہو گیا شیدا

صورت اپنی آپ جو دیکھا شیدا ہوا اسکا — جوش طرب میں احمدؐ پیارا نام رکھا اُسکا
کیا نور محمدؐ سے زمین و آسمان روشن — تر و تازہ ہوا اک بار سب ہستی کا یہ گلشن
کیا جانے مرتبہ اللہ نبی کا سارے مرد و زن

اے رب تیری قدرت پر ہم سب قربان ہو جائیں — ظاہر ہم سب بندے ونہیں پھر خدا نبیؐ کھلائیں
جو رتبہ ہے محمدؐ کا بیاں مجھ سے نہیں ہوتا — خدائی ان کے باعث سے کیا دونو جہاں پیدا
وہ ذات پاک اقدس کا کوئی دیکھا نہیں سایا

ایسی صورت دیکھو یارو بن دیکھے جی جاہے — اوس دیکھت کے قربان جاؤں وہ صورت دکھلائے
خدا نے نور سے اپنے محمدؐ کو کیا پیدا — کمال حسن خوبی ہیں دو عالم سے کیا یکتا
نہ واقف ہو تو کیا جانے بھلا رتبہ محمدؐ کا

ان کے کارن دو نو جہاں انکا تازہ کیا گلزار — اپنے تمامی قدرت کا بس انکو کیا مختار
محمدؐ وہ در یکتا ہوا دریائے قدرت کا. — بجز عارف نہ جانے گا کوئی رتبہ نبوت کا
بیاں کس منہ سے ہمسے ہووے وہ حسن و ملاحت کا

بندہ ہو کر خالق کا پھر دوست خدا کا ہووے — انکے ثانی بننا ہو تو یہ ڈھب پیدا ہووے

خیال زلف احمدؐ کا تصور جسکو رہتا ہے | ہر ایکدم ہر گھڑی ہر آن اسکو اک تماشا ہے
مرے گا جو محبت میں مزا الفت کا پاتا ہے

انگ بھبوت لگا کر اپنے پیو کو جوگ دکھائے | تازہ دم سے اپنی بپت سب پیو کو رو رو سنائے

غم دوری سے احمدؐ کے ہوا دل میرا صد پارہ | اُٹھانے کو غم فرقت نہیں دل کو مرے یارا
الٰہی کر کرم اپنا کروں میں انکا نظارہ

ان کی صورت کو جو دیکھوں بولوں گا ایکبار | اپنی صورت پر سے آقا ڈالو مجھکو وار

دعا یہ نعل عاجز کمترین کی ہے خداوندا | دکھا اپنے ترحم سے ترے محبوب کا روضا
جھکا کر سر کو سجدے میں کہوں گا مدعا اپنا

نقد عمل سب جگ میں کھو کر آیا ہوں سرکار | اپنے کئے کی لاج رکھو تم سائیں کے دربار

قصیدہ

حمدؐ خدا کے کرنے والے | راز خدا کے پانے والے
لا الٰہ کے جاننے والے | ہوشیار ہو جا وہ سونے والے
نیند سے جاگ اے وہ سونیوالے

یاد خدا میں دل کا لگانا | آنا یہاں پھر ہوگا نہ تیرا
مفت نہ اپنی عمر گنوانے | ہوشیار ہو جا وہ سونے والے
نیند سے جاگ اے وہ سونے والے

تین بجے سے طائر ملی سب | یاد خدا میں کھولتے ہیں لب
پاتے ہیں اسکو پانے والے | ہوشیار ہو جا وہ سونے والے
نیند سے جاگ اے وہ سونے والے

دو بجے شب سے قادر قدرت | نازل کرتا ہے اپنی رحمت
پالے اگر ہے تو بھی پالے | ہوشیار ہو جا وہ سونے والے
نیند سے جاگ اے وہ سونے والے

خاصان حق سب جاگتے رہتے مردان حق سب جاگتے رہتے
پاتے ہیں اسکو جاگنے والے ہوشیار ہو جا وہ سونے والے
نیند سے جاگ اے وہ سونے والے

آیا ہے دیکھو وقت پیارا نکلا صبح کا دیکھو ستارا
جاگ ارے وہ اللہ والے ہوشیار ہو جا وہ سونے والے
نیند سے جاگ اے وہ سونے والے

ہر سو اٹھا ہے یہ ہی پکارا لاؤ نے گونی لگا بنجارا
سودا اگر ہے کرلے کرالے ہوشیار ہو جا وہ سونے والے
نیند سے جاگ اے وہ سونے والے

حق نے کیا ہے تجھکو سیانا ناحق کیوں پھر سوتا دیوانہ
کرنا جو ہے سو کرلے کرالے ہوشیار ہو جا وہ سونے والے
نیند سے جاگ اے وہ سونے والے

کام نہ اوے اپنا بیگانہ یاد کر اپنا گھر تو پرانا
ہوگا تو اک دن مائی کے پالے ہوشیار ہو جا وہ سونے والے
نیند سے جاگ اے وہ سونے والے

بندگی کرلے کچھ تو خدا کی عمر گئی سو پھر نہیں آتی
نقش خدا تو دل میں جمالے ہوشیار ہو جا وہ سونے والے
نیند سے جاگ اے وہ سونے والے

لعلؔ یہی بس مان لے کہنا وقت یہ ہے سو مفت نہ کھونا
ہوتا ہے آخر مائی کے پالے ہوشیار ہو جا وہ سونے والے
نیند سے جاگ اے وہ سونے والے

قصیدہ

کہتے تھے یہ حلیمہ اے آمنہ کے جانی
ہے صورت رحیمہ اے آمنہ کے جانی
ہے دلکا میرے پیارا اے آمنہ کے جانی
والشمس والضحٰے ہا اے آمنہ کے جانی
سو جاؤ للو آ ہا اے آمنہ کے جانی

صورت سے تیرے ظاہر ہے نشان کبریا کی
پھبتی ہے پیارے تجھکو سرداری دوسرا کی
ہے شان تیری طوبےٰ اے آمنہ کے جانی
والشمس والضحٰے ہا اے آمنہ کے جانی
سو جاؤ للو آ ہا اے آمنہ کے جانی

مکہ سے جب حلیمہ حضرت کو لیکے نکلی
کئی معجزے نبیؐ کے اثنائے راہ میں دیکھی
کہتے تو ہے کبیرہ اے آمنہ کے جانی
والشمس والضحٰے ہا اے آمنہ کے جانی
سو جاؤ للو آ ہا اے آمنہ کے جانی

شام و سحر فرشتے حضرت کے پاس آکر
جھولا ہلا ہلا کر کہتے تھے شاد ہو کر
تو ہے وما نہا اے آمنہ کے جانی
والشمس والضحٰے ہا اے آمنہ کے جانی
سو جاؤ للو آ ہا اے آمنہ کے جانی

پیغمبروں میں حق نے تم کو بنایا یکتا
تیرے اوپر ہی حق نے ختم نبوت رکھا
بس تو ہے منتہا ہا اے آمنہ کے جانی
والشمس والضحٰے ہا اے آمنہ کے جانی
سو جاؤ للو آ ہا اے آمنہ کے جانی

آدم سے لیکے عیلےٰ تک انبیا تھے جتنے
حضرت سے کہتے آکر تیرے طرف سے حق نے
کونین اذا تجلیٰ اے آمنہ کے جانی
والشمس والضحٰے ہا اے آمنہ کے جانی
سو جاؤ للو آ ہا اے آمنہ کے جانی

چھاتی کبھی لگاتے سر پر کبھی بٹھاتے
صدقہ ہو جاؤں ویسے قد کی بلائیں لیتے
جب چاہا من سہا ہا اے آمنہ کے جانی
والشمس والضحٰے ہا اے آمنہ کے جانی
سو جاؤ للو آ ہا اے آمنہ کے جانی

شمس و قمر ستارے سارے فلک کے آکر
صدقہ قدم پہ ہو کر کہتے تھے سر جھکا کر

چل تو ذرا سویرے اے آمنہ کے جانی　　والشمس والضحےٰ ہا اے آمنہ کے جانی
سو جاؤ للو آہا اے آمنہ کے جانی

شوخی لب پہ تیرے قربان ہے لعل کا دل　　تیر نگہ سے اپنے اکبار کردے بسمل
شاداں ہوں میں یہاں پر اے آمنہ کے جانی　　والشمس والضحےٰ ہا اے آمنہ کے جانی
سو جاؤ للو آہا اے آمنہ کے جانی

قصیدہ

یا نبیؐ مجھ کو دوری گوارا نہیں　　درد فرقت کا اب مجھ میں یارا نہیں
دل اس در بغیر از گذارا نہیں　　تم بن مرا کون ہے یا شہ سنئے میری فریاد
اپنے در پہ مجھکو بلا کر کرو میرا دل شاد

گر نہ ملتے ہو تم ہم سے یا احمدا　　ملک ہستی میں بس ہم کو لانا نہ تھا
یہ مزا ہے تمھیں ہم کو یارا نہیں　　تیر نگہ سے تم نے صاحب کیا جو دل چور
ایسا تم کو کیوں کر بھایا رہتے ہو کیوں دور

بس نظر آؤ ہم کو برائے خدا　　میرے پیارے محمدؐ حبیب خدا
لو یہ دل ہے ہمارا تمہارا نہیں　　دیکھو ں گا جب چاند سا مکھڑا آپکا یا سرکار
دل و جگر کو چیر کے اپنے تم پہ ڈالوں وار

زاہدان زہد تقوے سے پایا تمھیں　　عارفاں عین وحدت میں پایا تمھیں
یہ نہ فرماؤ بندہ ہمارا نہیں　　نا تو ہوں میں ایسا ویسا واقف ہو حضرت
اپنا مجھ کو جان کر بس دکھلاؤ صورت

سر پہ بار گنہ کی ہے گھٹڑی بڑی　　موجزن بحر حق ہے ادھر ہر گھڑی
حامی مفلس کا کوئی ہونے ہارا نہیں　　پاؤں ہوا سے اکھڑے جا کر آن پڑا منجدھار
فضل و کرم سے اپنے حضرت مجھکو کردو پار

جو کہ پایا تمھیں آپ کو پا یا کہاں　　پا یا آپ کو آپ ہوا بے نشاں

تم سوا کوئی اسد دل کو پیارا نہیں
آپ ہی اپنے کرم سے صاحب چھوڑوا کے سب سنسار
آٹھوں پہروں دید میں اپنے مجھے رکھو سرکار

لعل عاجز گناہوں میں ہے مبتلا
اسپہ کیجئے کرم اے حبیب خدا
تم سوا میرا کچھ ہونے ہارا نہیں
دور کرو سب فکر دنیا دکھاؤ جمال اپنا
اپنے در پر بلا کے جادو وہ اللہ کے لعل

قصیدہ

ہے کرامت غوث اعظم کی عیاں
باادب دل سے سنو اے دوستاں

ایک سوداگر بہت تھا مالدار
واسطے اولاد کے ہو بے قرار

غوث کے روضہ پہ آیا عرض کی
دور کیجئے فکر یہ دل کی مری

جاؤں میں اس جائے سے دلشاد ہو
ایک بیٹا چاند سا امداد ہو

نیاز اتنی اوس کے بدلے ہے قرار
دیوں گا میں تول سونا ہفت تار

کرکے یہ اقرار وہ واں سے بڑھا
چین سے آرام سے گھر میں رہا

یہ دعا اوسکی قبول کرکے خدا
نو مہینے بعد اک بیٹا دیا

دیکھ کر بیٹے کو دل سے خوش ہوا
اور وہ اقرار سے منکر ہوا

ہر گھڑی یہ بات دل میں بولتا
میں نہ اتنا مال ہر گز دیوں گا

جب یہ نیت اس کی تبدیل ہوگئی
جورو اسکی تھوڑے عرصہ میں مر گئی

لوگ سارے اوس سے ملکے بولے یوں
کر نیاز بیٹھا ہے تو غافل ہو کیوں

سن کے یہ لوگوں سے سن اُسنے کہا
تم کو میری بات سے ہے کام کیا

تھوڑے عرصہ حال یہ اسکا ہوا
بیٹا جو پیدا ہوا سو مر گیا

پھر کہے لوگوں نے سن اے خوشخصال
کر نیاز دل میں ہے کیا تیرے خیال

اُسنے اسوقت سارے لوگوں سے کہا
مال اتنا میں نہ ہر گز دیوں گا

آخرش چند دن میں وہ ماندا ہوا
خواب میں اک روز یہ ہے دیکھتا

آئے ہیں گھر میں مرے پیرانِ پیر ‌ ‌ آپ خود فرمائے یوں روشن ضمیر
کچھ ترے ہیں مال ہے عاجز نہ تھا ‌ ‌ ہاں مگر تو ہی نے یہ وعدہ کیا
دیکھکر یہ خواب کو اس نے اُٹھا ‌ ‌ لوگوں کو اپنے بلا کر یوں کہا
مال جلدی میرے کوٹھے سے لے آؤ ‌ ‌ فاتحہ کے واسطے کھانا پکاؤ
میں تو بس اس مال سے توبہ کیا ‌ ‌ نہ کیا میں نے نیاز یا تھی سزا
جبکہ یہ تیاری کھانے کی کیا ‌ ‌ ایک شخص نے آکے یہ اُس سے کہا
سن اے جورو کی قبر کا تیرے حال ‌ ‌ بولتی ہے اے عزیز مجھکو نکال
سنکے یہ مژدہ کو وہ دوڑا گیا ‌ ‌ قبر میں سے اسکے تئیں باہر کیا
لاکے اُس کو گھر میں بیٹھا ہی نہیں ‌ ‌ شخص ایک پھر آکے بولا ہے وہیں
تیرا بیٹا قبر میں کہتا ہے یوں ‌ ‌ اے عزیزو بند کئے ہیں مجھکو کیوں
سنتے ہی اس بات کو اس جا گیا ‌ ‌ قبر سے بیٹے کو جلد اوپر کیا
دیکھکر یہ حال کو وہ خوش ہوا ‌ ‌ مال اپنا دیدیا اُس دم لٹا
جورو اور بیٹے کو پا جیتا ہوا ‌ ‌ اور شکر اُسنے بہت حق کا کیا
اے عزیزو سن چکے یہ ماجرا ‌ ‌ اک کرامت کا بیاں میں نے کیا
اور لکھو کھا کرامتیں بتائیں ‌ ‌ کیوں نہ ہم اُس پیر پہ بلہار جائیں
یا الٰہی تجھ سے ہے ہر دم دعا ‌ ‌ نزع میں چہرہ دکھانا پیر کا
رات دن یہ التجا ہے لعل کی ‌ ‌ پیروی ہو دل میں میرے پیر کی

قصیدہ

لکھا ہے تکملہ میں یہ روایت ‌ ‌ جناب غوث اعظمؓ کی کرامت
رہے جیلاں میں تھے شاہ والا ‌ ‌ گئے اک دن سفر کا وہ ارادہ
سفر اول گئے جیلان سے حضرت ‌ ‌ آئے بغداد میں شاہ ولایت
یہ سیکھے علم ظاہر باطنی کا ‌ ‌ رہے اوس جاے جب شاہ والا

که باهر مدرسے سے آکے اک روز
ہوئے ہیں سیر چوک اب جلوہ افروز

دیکھے اک نان بائی کی یہ دوکان
دھرے ہیں چند بیضہ پختہ معہ نان

وہیں حضرت نے جاکر اس کی دوکان
خریدی کی وہاں دو بیضہ اور نان

وہ بیضہ دست اقدس سے اٹھاکر
لگے جنبش جو دینے او سکو رہبر

وہیں دست مبارک سے اک بیضہ
گرا ہے چھوٹ کر اک بار ہے گا

غرض گرتے ہی اُس بیضہ کی اس جا
ہوا اس بیضہ سے بچہ ہویدا

اسی عرصہ میں وہ بیضہ بھی دوسرا
گرا ہے ہاتھ سے بس چھوٹ اس جا

ہوا اس میں سے ہے بچہ مرغ کا
عجب کچھ کھیل تھا یہ کبریا کا

وہیں بچے بلوغیت کو پہونچے
لگے پھرنے ہوئے واں بانگ دینے

جب اہل چوک یہ دیکھے کرامت
لگے کرنے کو سب اس جائے حیرت

غرض سن پائے یہ بات شیخ حماز
دکھائے غوث اعظم نے یہ اعجاز

زبانی ایک خادم کے انھوں نے
پیام اپنا بھجایا وہ ولی نے

مقیم میں ہوں یہاں تم ہو مسافر
یہاں کیونکر ہو یوں اعجاز ظاہر

سنے اسطرح جب شاہ ولایت
کہے خادم سے تب اسطرح حضرت

یقیں جانو یہاں سب ہیں مسافر
مقیم ہے ہاں مگر وہ ذات داور

مقیمی حال تب معلوم ہوگا
جب عزرائیل کا پنجہ پڑیگا

سخن اسطرح کا حضرت کہے جب
ہوا یوں عزرائیل کو حکم رب تب

کہ جلدی شیخ کی روح قبض کرکے
کیا ہے قبض روح کو اسنے سن کے

مجبو کیوں سنے اس ماجرے کو
کیا رتبہ غوث کا ہے دلیں سوچو

کیا جانے حق سوا کوئی رتبہ غوث
نہیں ہرگز ہوا ہے ثانی غوث

تمنا ہے سبھوں کی رب ارحم
نہ محروم غوث رض کے الفت سے رہے ہم

گنہ میں مبتلا ہے لعل اسدم
کرم اسپر کرو یا غوث اعظم رض

قصیدہ

ہے روایت تکملہ کے درمیاں
گوش جاں سے تم سنو اے مہرباں

غوث اعظم ہیں سبھی پیروں کے پیر
غوث اعظم خلق کے ہیں دستگیر

اوس دروالا کا سگ جو بن گیا
شیر نیستاں یہ وہ غالب آگیا

اس طرح کا ہے بیاں اے مہرباں
تم سنو میں اسکو کرتا ہوں عیاں

ایک قاضی رہتا تھا بغداد میں
دل کو رکھتا غوث کے تھا یاد میں

ایک دن اس قاضی بغداد نے
اپنے شاگردوں کو سب ہمراہ لے

ایک قبرستان میں اُسنے گیا
فاتحہ ہر قبر پر اُس نے پڑھا

دفعتاً کیا دیکھتا ہے اُس گھڑی
ڈال چیٹا ایک بیٹھا ہے افعی

اسطرحکا ہول ناک وہ سانپ تھا
دیکھنے سے اس کو لرزہ ہو گیا

تب کہا شاگردوں سے اپنے تمام
مارڈالو اس کے تئیں اے نیکنام

ہے حدیثوں میں نبی نے یوں کہا
قتل المؤذی یہ کہ از قبل الاذا

جس گھڑی شاگردوں نے اُس سے سنا
ایک اُن میں سے ضرب اسکو کیا

اس طرح کا تھا ضرب اُس کو لگا
لگتے ہی وہ ضرب کے بس مر گیا

بعد ازاں مرنے سے اُس ہی سانپ کے
شخص دو اُس جاے پر پیدا ہوئے

بس وہیں قاضی کو کی آکر گرفت
اور دکھانے کو لگے ان کو جرارت

قاضی صاحب سے کہے پھر یوں سخن
یاد فرمایا ہے تم کو شاہ جن

قاضی سن اُس نام کو گھبرا گیا
عذر ہر اقسام کے کرنے لگا

قاضی کی اک بات اُنھوں نے نہ سنے
کھینچ کر اس کے تئیں لیکر چلے

جس گھڑی لڑکے یہ دیکھے ماجرا
بھاگ کر ہر ایک اپنے گھر گیا

تب تو قاضی کے ہوئی دل میں فکر
اوسکو پھر اسطرح سے آیا نظر

بادشاہی خیمہ ہیں ہر جا کھڑے
اور فوجیں پہرے باندھے ہیں کھڑے

لاٹھیاں لے سونے روپے کی تمام
دونوں نے قاضی کو یاں تک لیگیا
الغرض قاضی نے دیکھا شاہ کو
اور لباس فاخرہ پہنا ہوا
لاشہ ہے ایک سامنے اسکے دھرا
جاکے شہ سے دونوں نے یہ عرض کی
سنتے ہی شہ نے غضب میں آگیا
قاضی نے دیکھا ظلم ہے بے عدد
بادشاہ نے جب سنا اس نام کو
پوچھا تم خادم ہو کس کے سچ کہو
سنکے یہ قاضی نے شہ سے یوں کہا
نام جب محبوب کا اس نے سنا
بولا میں بھی اس ہی در کا ہوں غلام
ایک بیٹا یہ تو کب ہو سو اگر
پھر کیا قاضی سے شہ نے یوں کلام
شاہ سے اس طرح قاضی نے کہا
بیٹا تیرا صورت افعی بنا
یہ نہ تھا معلوم ہے تیرا پسر
مرتے ہی اس سانپ کے یہ دو جوان
خوش ہوا قاضی سے شہ نے اس گھڑی
وہ جوانوں سے وہیں اس نے کہا
قاضی کو دونوں نے ہمراہ لے گئے

کرتے ہیں چوبدار نقیباں اہتمام
خیمہ شاہان جس جا تھا کھڑا
بیٹھا ہے وہ تخت پر غمناک ہو
ہاتھ میں شمشیر ہے ننگی لیا
دیکھکر یہ حال قاضی ڈر گیا
ہے یقیں شاہزادے کا خونی یہی
ضرب کرنے چاہا وہ شمشیر کا
کھو اوٹھا یا غوث اعظم المدد
روکا اپنے مارنے سے ہاتھ کو
میرے تئیں اس رمز سے آگاہ کرو
میں ہوں خادم غوث اعظم پیر کا
چھاتی سے قاضی کو پھر لپٹا لیا
صدقہ اُن پر جان و تن میرا تمام
صدقہ میں کردوں گا ان کے نام پر
قصہ اوسکے مرنے کا کہہ تو تمام
میں کھڑا تھا فاتحہ کو ایک جا
ڈال کر چپٹا وہاں یہ بیٹھا تھا
مارا میں نے مار اوس کو جان کر
کھینچ کر میرے لائے بس یہاں
ایک قلعت شاہ نے امداد کی
جاں سے انکو لائے تھے وال چھوڑ جا
چھوڑ کر وائرے میں گم ہو گئے

الغرض قاضی کو دیکھ شاگردوں نے چو طرف سے آکے جمع ہو گئے
اور بھی چند لوگ واں جمع ہوئے قاضی صاحب سب سے حال اپنا کہے
اے محبو کیا مبارک نام ہے لینے سے نام دل کے تئیں آرام ہے
ابھی تم نے قاضی کا قصہ سنا نام سے محبوب کے وہ بچ گیا
جو کہ یاں حاضر ہیں مجلس میں تمام اُنپہ ہوے غوثؓ کی رحمت مدام
تجھ سے ہردم یا الٰہی ہے دعا سب کا نامِ غوثؓ پر ہو خاتمہ
لعل کو کچھ ڈر نہیں روزِ اخیر کیوں کہ ہیں حامی مرے پیران پیر

قصیدہ

غوث اعظمؓ کی کرامت کا بیاں راویوں نے یوں لکھا ہے دوستاں
بادشاہ اک تھا شہر بغداد کا ایک سوداگر نے آ اُس سے کہا
بعد تسلیمات کے کی التماس ہفت گز کپڑا ہے پاشاہ میرے پاس
اس کی قیمت کا میں کرتا ہوں قرار لیوں گا فی درعہ کو اک اک ہزار
قیمت اس کی شاہ نے سن یوں کہا اور جا کپڑا یہ اپنا لے کے جا
سن کے سوداگر نے آزردہ ہوا اُنکے گھر سے اپنے گھر جانے لگا
دل سے اپنے فکر کرتا ہر گھڑی مجھکو اب کے کیسی نقصانی ہوی
مال میرا کون اب یہ لیوے گا اس کی قیمت کون مجھکو دیویگا
فکر کرتا گھر کو یہ اپنے چلا مدرسہ میں بیٹھے تھے غوثؓ الوریٰ
دیکھکر یوں شہ کہے تب اسکے تئیں کیا فکر ہے تجھکو کہ تو میرے تئیں
سن کے سوداگر سے شہ نے یوں کہا شہ کو جا کر یہاں کے پھر کپڑا دے آ
جبکہ اوسکا حال حضرت نے سنے آپ کپڑا اُس کا لے کر یوں کہے
اس سبب سے تو نے آزردہ ہوا اوسکی قیمت میں نے دیتا ہوں لے آ
اُسنے حضرت سے روپئے لے لیا اور اپنے گھر کو خوش ہو کے چلا

جب وہ کپڑا آپنے اس سے لئے | ایک درزی کو بلا کر یوں کہے
جلد جبہ اس کا تو اک بیت کر | سی کے جلدی لادے مجھکو خوش سیر
سن کے درزی بیت نے کو جب لگا | واسطے پردے کے کپڑا نا بچا
غرض جب حضرت نے درزی سے کہا | کپڑا پردے کیلئے اب کم ہوا
آپ نے اوسوقت درزی سے کہا | تھوڑا کپڑا لے کے کمل کا لگا
سن کے یہ درزی نے حضرت سے کہا | زیب اب اسکو یہ کیوں کر دیویگا
یہ سخن درزی کا سن حضرت کہے | مرتبہ یہاں دونوں کا بس ایک ہے
سن کے درزی کپڑا کمل کا لیا | سی کے جبہ لا کے حضرت کو دیا
اب ذرا یہاں سے سنو اے مہرباں | بادشاہ مذکور کا ہے یہ بیاں
ایک دن دربار میں اس نے سنا | سوداگر جو آیا تھا کپڑا لیا
وہ پلٹ کر یاں سے گھر جانے لگا | ایک درویش نے وہ کپڑا لیا
بادشاہ یہ سنکے کھسیا نہ ہوا | حکم وہ اپنے وزیروں کو دیا
جلد اُس درویش کو یہاں سے نکال | دور ہوئے تا مرے دل سے ملال
حکم سے شہ کے وزیر اُس جا گیا | جا کے اُس جا غوث اعظم سے ملا
پہنے جبہ آپ نے اُس کپڑے کا | کپڑا پردے کے عوض کمل لگا تھا
اُس نے حضرت سے قدمبوسی کیا | جا کے اپنے شاہ سے وہ یوں کہا
کیا کہوں وہاں کا عجایب حال ہے | رتبہ واں شاہ و گدا کا ایک ہے
شاہ نے جب یہ سنا اُس کا کلام | اپنے بیٹے کو کہا اے نیک نام
جلد جا تیار ہو کر دل ربا | شہر سے درویش کو باہر کرا
بیٹا اوس کا سن چلا ہو کر تیار | دیکھیے اب حکمت پروردگار
ابر اک اس میں وہاں پیدا ہوا | اس کو بس اس جائے سے غایب کیا
شاہ نے جبکہ سنا یہ ماجرا | جا کے اپنے شیخ سے اسنے ملا

پھر کہا سب ماجرا وہ ان کے تئیں
شیخ اس آفت سے تم مجھکو بچاؤ
اُس نے لے تعویذ شب کو سو رہا
دوسری شب کو وہ جبکہ سو رہا
تیسری شب اُس نے عثمانؓ سے ملا
حال جو گذرا تھا وہ سب سے کہا
کام تیرا یہ نہ ہم سے ہوئے گا
یہ کلام جب اُسنے چاروں سے سنا
شیخ نے یہ حال سنکر یوں کہا
جاکے شب کو اپنے گھر میں سو گیا
دیکھتے کیا ہیں کہ بیٹھے ہیں رسول
ہیر بیٹا جیتے جی غائب ہوا
سنکے حضرت نے کہا اُس کے تئیں
یہ کلام حضرت سے جب اسنے سنا
آیا وہ روتا ہوا مرشد کے پاس
جب رسولؐ اللہ سے ہیں نے کہا
غوث اعظمؓ سے تو جا عاجزی کر
ہن کے مرشد نے کہے یہ انکے تئیں
آؤ تم ہم ہاتھ اپنے باندھکر
دیکھ ہم کو وہ مہرباں ہوویں گے
دونوں نے بس ہاتھ اپنا باندھکر
حال پر ان کے مہرباں ہو کے غوث

اور کہا جیتا ہوں اب میں یا نہیں
میرے بیٹے کے تئیں مجھسے ملاؤ
حضرت صدیقؓ سے اس نے ملا
حضرت فاروقؓ سے جا کر ملا
چوتھی شب میں اور علیؓ سے بھی ملا
سب نے بس یونہی جواب اُسکو دیا
غوث اعظمؓ کا ہے تو مارا ہوا
جاکے اوس نے شیخ سے اپنے کہا
اک ہشارہ اور ہوئے گا تو جا
مجلس والا میں وہ داخل ہوا
عرض کی اوسنے بہت ہو کر ملول
ہے غضب میں غوث اعظمؓ کے پڑا
میں کچھ ان کے بات میں کہتا نہیں
بس اُٹھا وہ خواب سے روتا ہوا
باادب آبیٹھ یہ کی التماس
آپ نے بھی یہ جواب اُس کا دیا
شاد کر بھیجیں گے تجھکو تیرے گھر
اُن کے در سے اور کہیں بخشش نہیں
جاکریں معروضہ حضرت سے اگر
تیرے بیٹے سے تجھے ملوائینگے
حال حضرت سے کہے سب آنکر
دیکھ اُن کے تئیں کہے یہ شانِ غوثؓ

دفعتاً کیا دیکھتے ہیں اوس گھڑی
بیٹا اوسکا اوس میں سے ظاہر ہوا
بعد ازاں وہ کھینچ کر تلوار کو
باپ اوسکا جس گھڑی دیکھا یہ حال
اس لئے کیا میں نے تجھے بلوایا ہے
اُس نے بولا کیوں نہ ماروں گا تجھے
اے مجوسن لئے سب ماجرا
وہ تو جنت میں رہے ہر روز و شب
جو کہ یاں حضرت کے دل سے ہیں غلام
آرزو ہے ہم سبھوں کی اے خدا
لعل ہے یہ رنج و عصیاں میں اسیر

آسماں پر بدلی ہی اک چھا گئی
آکے حضرت سے قدمبوسی کیا
مارنے کو آیا اپنے باپ کو
اپنے بیٹے کو کہا اے خوشخصال
جو لگا تلوار لے کے مارنے
تو نے جنت سے بلایا ہے مجھے
جو غضب میں غوث کے ہو مبتلا
کیوں نہ ہوں ہم غوث پر قربان سب
کیوں نہ ہوگی آگ دوزخ کی حرام
غوث اعظم کا ہمیں روضہ دکھا
کیجئے اس کو رہا پیران پیر

فاتحہ

یارو نیازہ نذر ہے حق کے منیر کی
جو ان کے در کی یارو گدائی قبول کی
لینے سے نام دلکو ہو راحت بلا ہو دور
ہو نظر مصطفیٰ و صحابہ کل اہل بیت
پڑھکر درود فاتحہ جو چاہو مانگ لو

یعنے کہ غوث اعظمؓ شہ دستگیر کی
خواہش نہ اس کے دل میں ہے ملک سریر کی
مشکلکشا ہے ذات کیا پیران پیر کی
یارب یہ التجا ہے صغیر و کبیر کی
موجود روح پاک ہے روشن ضمیر کی

رباعی

ہائے غفلت میں یونہی عمر کٹی جاتی ہے
باپ ماں بھائی بہن خویش و اقارب انصار

موت سر پر ہے مگر یاد نہیں آتی ہے
جیتے دم کے ہیں سبھی کوئی نہیں ساتی ہے

دیگر

اے حامل عرش علا خدا را
رویت بہ نما انتظار ہیم

دے طلعت شمس والضحیٰ خدارا
از بہر حسینؓ و فاطمہؓ را

تمت